بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر قادیان

شمارہ ۱۱

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd. No. P. 97

شرح چندہ
سالانہ ۱۶ روپے
ششماہی ۹ روپے
ممالک غیر ۲۵ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

۲۴ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ — ۱۳ امان ۱۳۴۸ ہش — ۱۳ مارچ ۱۹۶۹ء

## اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں اخبار الفضل میں شائع شدہ ۶ مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ کل سے حضور انور کی طبیعت حرارت اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ اور آج بھی طبیعت تاحال ناساز ہے اور حرارت بھی ہو جاتی ہے، کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہمیشہ شاملِ حال رکھے۔ آمین۔

قادیان ۱۱ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۱ مارچ۔ مقامی طور پر قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول و نصرت گرلز ہائی سکول میں سالانہ امتحانات کی شروع ہو رہے ہیں۔

# مشرقِ بعید میں نورِ اسلام کی ضیا پاشیاں

## ملیشیا، سنگاپور اور انڈونیشیا میں اسلامی مراکز کا دلچسپ تبلیغی جائزہ

(تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء)

قسط نمبر ۳

اب میں بعض اُن ممالک کا ذکر کرونگا جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ اور نہایت فعّال اور مخلص جماعتیں ہیں اور حتی الوسع حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیوں میں عملی نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ ممالک ملیشیا سنگاپور اور انڈونیشیا کے ملک ہیں۔ ملیشیا جو انگریزی عملداری میں سنگاپور اور ملایا پر مشتمل تھا اب دو خود مختار ملک ہو چکے ہیں۔ اِس تقسیم کے بعد سے سنگاپور علیحدہ مشن ہے اور ملیشیا علیحدہ۔

### سنگاپور کی احمدی جماعتیں

سب سے اوّل سنگاپور میں جماعت قائم ہوئی اور اس کے بعد جیرام کے قصبہ میں۔ جو اب ملیشیا کا حصہ ہے۔ سنگاپور میں جماعت ۱۹۳۵ء سے قائم ہے اور جیرام میں جو ریاست سیلانگور میں ہے ۱۹۵۰ء میں جماعت قائم ہوئی تھی۔ اِس سفر میں مجھے کوالالمپور۔ کیلانگ اور جیرام جانے کا اتفاق ہوا۔ اور تینوں جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص جماعتیں موجود ہیں۔

### انڈونیشیا کا دورہ

ان ممالک کے دورہ کے بعد انڈونیشیا کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ انڈونیشیا میں جاوا اور سماٹرا کے علاوہ بعض اور جزائر میں بھی جماعتیں ہیں۔ اور یہ سب حتی الوسع تبلیغ اور تربیت کے کام میں مشغول رہتی ہیں۔

ملیشیا اور انڈونیشیا میں بعض مذہبی اور سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقات کا موقع ملا۔ میں اُن میں سے دو کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اُن میں سے ایک ڈاکٹر محمد حتّیٰ صاحب ہیں۔ جنہوں نے تحریکِ آزادی میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور جب انڈونیشیا کو آزادی ملی تو ڈاکٹر صاحب موصوف حکومت انڈونیشیا کے نائب پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور اِس عہدہ پر چند سال کام کرتے رہے لیکن ڈاکٹر سکارنو صاحب سے بعض اختلافات کی وجہ سے یہ حکومت سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ علمی آدمی ہیں اور مذہب میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کا لٹریچر بھی شوق سے پڑھتے ہیں۔ ملاقات کے وقت ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا کہ ہماری جماعت کی طرف سے شائع کردہ تفسیر قرآن انگریزی کی ان کے پاس ایک جلد کے سوا سب جلدیں موجود ہیں اور اِس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کو یہ جلد بھی اگر ہو سکے تو بھجوا دی جائے۔ ربوہ واپس آتے ہی ان کو یہ جلد بھجوا دی گئی تھی جو اُن کو پہنچ چکی ہے اور اس کی رسیدگی کی اطلاع بھی اُن کی طرف سے مجھے مل گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت کی علمی خدمات کے بھی معترف ہیں۔ اور بہت شوق سے تفسیر کا مطالعہ کرتے ہیں جس کا خود اُنہوں نے ذکر کیا۔

دُوسرے لیڈر جن کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہُوں وہ جنرل ناسوتین صاحب ہیں جو انڈونیشیا کی قانون ساز اسمبلی کے صدر ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ ملک کے اندر اُن کا بہت اثر ہے۔ اُن سے ملاقات کے دَوران انڈونیشیا میں کمیونسٹ پارٹی کی کوششوں اور اثر کا بھی ذکر ہوا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایسے قوانین وضع کر دیئے ہیں کہ اب کمیونزم کو اِس ملک میں پنپنے کا موقع نہیں ملے گا۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ یہ دُرست ہے۔ لیکن یہ اصل علاج نہیں۔ قوانین سے ظاہر میں تو یہ لوگ دب جائیں گے لیکن دِل کے خیالات کو قوانین نہیں بدلا کرتے۔ کمیونزم ایک IDEALOGY ہے اور اس کا مقابلہ تو ایک بہتر IDEALOGY ہی کر سکتی ہے۔ اور وہ اسلام ہے۔ اگر صحیح اسلام اور صحیح اسلامی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ کمیونزم سے بیزار نہ ہو جائیں۔ اِس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری جماعت اِس بارہ میں پُورے تعاون کے لئے تیار ہے اور ہم ایسا لٹریچر مہیا کر سکتے ہیں جو اِس زہر کا تریاق ہے۔

اور بھی بعض لیڈروں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن جن دو کا مَیں نے ذکر کیا ہے، وہ اِس غرض سے ہے کہ جماعتی لحاظ سے یہ دونوں جماعت کی دلچسپی کا موجب ہوں گی۔

ملاقاتوں کے علاوہ پریس اور ٹیلیویژن کے ذریعہ جماعت کے خیالات اور تعلیم پہنچانے کا بھی موقع ملا۔ بانڈونگ میں جو جاوا کا ایک مشہور شہر ہے پریس کانفرنس کا انعقاد ہُوا جس میں جماعتِ احمدیہ کے معتقدات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا دعویٰ۔ جماعت کی اسلامی خدمات اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے اسلامی مشنز کے متعلق تفاصیل بیان کی گئیں۔ پریس کے نمائندوں نے متعدد سوالات بھی کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ آپ ۱۹۶۳ء میں انڈونیشیا آئے تھے اُس وقت سے لے کر اب تک کے عرصہ میں آپ کو انڈونیشیا میں مذہبی رواداری میں کچھ فرق لگا ہے یا نہیں۔ مَیں نے جواب میں کہا کہ یقیناً لگا ہے اور اُس کا ایک ثبوت آپ لوگ ہیں جو پریس کے نمائندے ہیں اور اس کانفرنس میں شریک ہوئے ہیں کیونکہ ۱۹۶۳ء میں کوئی پریس کانفرنس منعقد نہیں کی جا سکی تھی۔ بعض اخبارات نے اِس پریس کانفرنس کو شائع کیا۔ اور اِس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کا پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچا۔

### ٹیلی ویژن

یہ پہلا موقع تھا کہ انڈونیشیا کے ٹیلی ویژن پر جماعت کی کسی تقریب کو ٹیلی وائز کیا گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو جاکرتہ میں منعقد ہُوا۔ ۲۳ تاریخ کی شام کو جماعت کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں بعض

(باقی دیکھئے صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۳ ؍ امان ۱۳۴۸ ہجری شمسی

# تربیتِ اولاد کا اہم فریضہ

گزشتہ اشاعت میں عید الاضحیٰ کے ذکر پر ہم نے تربیتِ اولاد کے بارہ میں کچھ عرض کیا تھا۔ موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر آج کی صحبت میں بھی ہم اس سلسلہ میں کچھ مزید بیان کرنا چاہتے ہیں۔ عالمگیر سطح پر نوجوانوں کی طرف سے جو ہنگامے اس وقت سکئے جا رہے ہیں، یہ ایسے نہیں کہ احمدی والدین اس سے سبق حاصل نہ کریں۔ بلکہ مامورِ وقت کی برگزیدہ جماعت کے افراد ہونے کے سبب ہم سب کا فرض ہے کہ ایسے واقعات کو عبرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اپنے دائرۂ کار میں اپنی اولادوں کی خاص تربیت کی طرف دھیان دیں۔ ہماری دانست میں اس وقت کے ایسے تمام ہنگامے جو نوجوان طبقہ کی طرف سے ہو رہے ہیں ان کی متعدد دیگر وجوہات، واسباب میں سے ایک بڑا سبب اس اعلیٰ اور مثالی تربیت کا فقدان ہے جو ہر بچہ کے والدین کا ذاتی فرض ہے۔ بچوں کے والدین ہونے کے لحاظ سے والدین کا یہ فرض ہے کہ ان کی خام طبیعت کو ایسے نہج پر ڈالیں جو اُن کی آئندہ زندگی میں مفید ہو۔ جہاں وہ دُنیا میں زندگی گزار کر ملک کے اچھے شہری بنیں وہاں وہ معاشرے کے لئے بھی ایک روشن مثال ثابت ہوں۔ ہمارے نزدیک والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اپنی پیاری اولاد کی تربیت میں لگ جانا چاہیئے۔

بائیبل میں اس مفہوم کا ذکر آتا ہے کہ جب ابتدا میں خدا تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو چونکہ وہ اکیلا تھا اس لئے اس نے تنہائی کی زندگی کو شدت سے محسوس کیا اور لگا غمگین رہنے۔ اس کی اس افسردگی کو دُور کرنے کے لئے اور آدم کی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے خدا نے اس کی جنس سے اُس کا جوڑا بنایا۔ اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا (النبا آیت ۹) اور ساتھ ہی فرمایا وَجعل منها زوجها ليسكن اليها (اعراف آیت ۱۹۰) کہ انسان ہی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تا وہ اپنے جوڑے سے مل کر تسکین حاصل کرے اور اس کا دل قرار پکڑے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو قلبی راحت اور رُوح کا سکون اہلی زندگی میسر آنے سے حاصل ہوتا ہے، تجرد کی زندگی میں کہاں؟ پھر آگے بڑھئے، جس گھر میں کوئی بچہ نہیں، صرف میاں بیوی ہیں وہ گھر بے رونق اور سُونا سُونا لگتا ہے۔ بچوں والے گھر میں زندگی اُچھلتی ہے، خوشیاں، مسرتیں اور رعنائیاں انگڑائیاں لیتی ہیں۔ یہی حال سارے معاشرے کا ہے۔ مگر یہی بچے جو آپ کی رُوحانی خوشی کا باعث ہیں، اگر بے ادب ہیں، غیر تربیت یافتہ ہیں، بے سلیقہ اور بے دین ہیں۔ نہ کسی کا ادب ہے نہ لحاظ بتائیے! کتنے روز تک آپ کی آنکھ کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنے رہیں گے؟ پس خدا تعالیٰ نے جب آپ کو اولاد دیکر اس نعمت سے سرفراز کیا تو اُن کی اچھی تربیت کر کے آپ اس ذمہ داری کو ادا کریں جو خدا کی طرف سے آپ پر عائد ہوتی ہے۔ سمجھ دار والدین وہی ہیں جو کبھی بھی اپنے بچوں کی خاطر خواہ تربیت سے غافل نہیں ہوتے۔ وہ لوگ بڑی بھول میں ہیں جو اپنے بچوں کو کسی سکول یا کالج میں داخل کر دینے کے بعد یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ گویا انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔ حالانکہ مدرسہ یا کالج میں جو وقت آپ کا بچہ گزارتا ہے اس سے کہیں زیادہ وقت اُس کا آپ کے سایۂ عاطفت میں گزرتا ہے۔ پھر نیک اور سمجھ دار والدین کو ہمیشہ اس پہلو سے بھی غور کرنا نہایت ضروری ہے کہ اگر وہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گے تو یہی بچے اُن کے حق میں ربِّ ارحمهما كما ربّيٰني صغيرًا کی دُعا کریں گے۔ اب ذرا سوچئے تو سہی کہ اگر آپ اپنے بچوں کی کماحقہٗ تربیت سے غفلت برتتے ہیں تو آپ اپنے لئے کس طرح اُن سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ آپ کے حق میں مذکورہ دُعائیں کریں گے۔ اس لئے ایسی دُور رس نتائج کی حامل دُعاؤں کے اپنے لئے ریزرو کرا لینے کے لئے ضروری ہے کہ آج ہم اپنی اولادوں کی تربیت کریں تا آئندہ زمانہ میں اُن کے دل کی گہرائیوں سے ہمارے حق میں دُعائیں نکلیں اور اچھے نام سے ہمیں یاد کریں۔

یہ جو قرآن کریم کی سُورت رعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ولقد ارسلنا رسلًا من قبلك وجعلنا لهم ازواجاً وذرية (آیت ۳۹)

(یعنی ہم نے تجھ سے پہلے بہت سے رسُول بھیجے ہیں اور اُن کی بیویاں اور بچے بھی بنائے) اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام نے بیوی بچوں والے ہوتے ہوئے اُن فرائض کو بطریقِ احسن سرانجام دیا جو اس منصب اور مرتبہ کے لئے ضروری تھے۔ اور یہ کہ اس منصب کے سبب انہوں نے اپنی اہلی زندگی ترک نہیں کی۔ اس آیتِ کریمہ کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جن انبیاء کو خدا تعالیٰ صاحبِ اولاد بنا دیا ہے تو وہ اولاد سے متعلق اپنے حقوق و فرائض سے کبھی غافل نہیں رہے۔ چنانچہ بدر ۱۷ کی

# حقیقی نفع رساں خُدا کی ذات ہے

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا نفع اٹھانے کی ایک خیالی اُمید پر اُن کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں یہاں تک... کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقع مخصوص پر نفع پہنچنے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی اُمید پر انسان اس کے خدمت گاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی اُمید پر اس قدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اس کو نفع پہنچانا بھی چاہے بھی تو کیا ہے؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے نفع پہنچانے والا یا خود اس دنیا سے اُٹھ جائے۔ یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اُٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شاملِ حال نہ ہو انسان کسی سے کوئی فائدہ اُٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، پھر کس قدر بے حیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خدا ترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں۔ متقی کے لئے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ صفحہ ۳)

گزشتہ اشاعت میں ہم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ایک بے نظیر مثال بیان کر چکے ہیں۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہی کی تیسری پشت میں پیدا ہونے والے حضرت یعقوب علیہ السّلام کی ایک وصیّت کا ذکر بھی کسی قدر تفصیل کے ساتھ قرآن کریم میں سورۃ بقرہ ع میں آتا ہے۔ جہاں سعادت مند بیٹوں نے اپنے برگزیدہ باپ کی اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں جن نیک اور پُرخلوص جذبات کا اظہار کیا وہ ہر مومن کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کے جامع الفاظ اسی وصیّت کا حصّہ ہیں۔

تاریخِ انبیاء میں بے شک حضرت نوحؑ کے نافرمان بیٹے اور حضرت سلیمان علیہ السّلام کے نالائق بیٹے کا بھی ذکر آتا ہے۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں بلند پایہ ہستیوں نے اپنے ان بیٹوں کی تربیت کے سلسلہ میں کوئی بھی ممکن دقیقہ فروگذاشت کیا ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم میں جو تفصیل حضرت نوح علیہ السّلام کے بیٹے کے طوفان کی نذر ہونے کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہے اس میں بھی آپؑ کی طرف سے وعظ و تلقین کا بڑا ہی حسین پہلو نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السّلام کو تسلّی دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اِنّه ليس من اهلك۔ کہ میرے بندے نوح! بے شک تُو نے اُسے نسلی بیٹا ہونے کے ناطے تربیتِ حسنہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر یہ اپنی ذاتی بدبختی اور بدنصیبی کے باعث تیرے اہل سے کٹ چکا ہے اور ہم اُسے تیرے حقیقی اہل ہی سے خارج کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اِنّه ليس من اهلك۔ (ہود آیت ۴۵)

دوسرے نمبر پر حضرت سلیمان علیہ السّلام کا بیٹا رحبعام ہے جو بڑا ہی نالائق نکلا۔ جس نے اپنی نالائقی کے سبب ایک زبردست حکومت کو ضائع کر دیا۔ اس کے متعلق بھی قرآنی الفاظ بڑے ہی فکر انگیز ہیں۔ فرماتا ہے:۔

ولقد فتنّا سليمان والقينا على كرسيّه جسدًا ثمّ اناب (صٓ آیت ۳۴)

خدا تعالیٰ کی طرف سے اس رنگ میں بھی گویا حضرت سلیمان کا امتحان ہی تھا۔ جس میں وہ بڑے ہی کامیاب نکلے۔ اسی لئے تو انہوں نے عرض کیا کہ:۔

ربّ هب لي مُلكًا لا ينبغي لاحد من بعدي (سورہ صٓ آیت ۳۵)

خداوندا! مجھے رُوحانی سلطنت درکار ہے جو تیری خوشنودی میں حاصل ہو۔ پس خدا نہ کرے کہ کوئی احمدی بھی اس طرح کی آزمائش میں پڑے۔ اسلئے اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کرنے

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۲ پر)

خطبہ جمعہ

# حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری تبلیغ و تربیت کے میدان میں بے نفس خدمت کرنیوالے بزرگ تھے

## غلبۂ اسلام کی مہم میں وسعت کے پیشِ نظر ہمیں نورِ فراست اور گدازِ دل رکھنے والے ہزاروں فدائیانِ اسلام کی ضرورت ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰ ر صلح ۱۳۴۸ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

### ہماری جماعت کے ایک اور سردار

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (کل ہم سے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ ایک بے نفس خدمت کرنے والے بزرگ تھے جنہوں نے بیماری کی حالت میں بھی بظاہر ایک مختصر سی دنیا میں، جو ان کے ایک کمرے پر مشتمل تھی تبلیغ اور تربیت کا ایک وسیع میدان پیدا کر دیا تھا۔ آخر وقت تک آپ کا ذہن بالکل صاف اور حافظہ پوری طرح کام کرنے والا رہا۔ اور آپ اس قدر تبلیغ کرنے والے اور اس رنگ میں تربیت کرنے والے بزرگ تھے کہ ہماری جماعت میں کم ہی اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یعنی ہم نے اپنا سب کچھ

### اللہ تعالیٰ کے حضور

پیش کر دیا ہے۔ ہم سارے کے سارے اسی کے لئے ہیں۔ ہماری زندگی کے لمحات، ہمارے اموال، ہماری خواہشات، ہمارے جذبات، ہمارے آرام سب کچھ اسی کے حضور پیش ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ایک دن ہم اس کے حضور پیش ہوں گے تو وہ ہماری ان کوششوں کی بہترین جزا دے گا۔ اللہ کرے کہ ہمارے اس بزرگ بھائی کو جو اپنے آقا کے پاس پہنچ گیا ہے احسن جزا ملے اور خدا کرے کہ ہم بھی (اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی) اس کے فضلوں کے وارث بنیں

### حضرت حافظ مختار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

میں نے بہت دعا کی کہ اے میرے رب غلبۂ اسلام کی جو مہم تو نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری کی ہے اس کی سرحدوں میں وسعت پیدا ہو رہی ہے ہمارے کام بڑھ رہے ہیں اور ہماری ضرورتیں زیادہ ہو رہی ہیں۔ جہاں حضرت حافظ صاحب جیسے ایک نہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں فدائی اور اسلام کے جاں نثار چاہئیں تو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ جہاں جہاں اور جس قدر اسلام کی ضرورت تقاضا کرے تیرے فضل سے اسلام کو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تیرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ملتے رہیں تا تکمیل اشاعت ہدایت یعنی اسلامی شریعت کی اشاعت کی تکمیل کا جو زمانہ آج پیدا ہوا ہے اس زمانہ کے تقاضوں کو جماعت پوری کرتی رہے اور

### اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے

اور تمام قومیں اور تمام ملک اور ہر دل خدائے واحد و یگانہ ربّ رؤوف و رحیم کو پہچاننے لگے۔ اور اس کی محبت ان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ جو اس محبت کو قائم کرنے کے لئے سب سے اچھے سامان لے کر آیا اور

### دنیا کا محسنِ اعظم

ٹھہرا اس کی محبت اور اس کے لئے نثار کے جذبات بھی انسانیت کے دل میں پیدا ہوں تاکہ وہ اس طرح اپنے ربّ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ پا سکے۔

اس موقعہ پر میں نے ایک ضرورت کا بھی اظہار کیا ہے یعنی غلبۂ اسلام کی مہم کی سرحدوں پر ایسے فدائیوں کی ضرورت ہے جو اپنا سب کچھ قربان کر کے اور درویشانہ زندگی گزارتے ہوئے اسلام کی خدمت میں مشغول رہیں۔ میں اپنے مربی بھائیوں کو آج اسی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کی نگاہ میں

### صحیح مربّی بننے کیلئے دو بنیادی چیزوں کی ضرورت

ہے۔ ایک نورِ فراست دوسرے گدازِ دل۔ قرآن کریم نے یہ دعوےٰ بھی کیا ہے کہ میں عقل کے نقص کو دور کرنے والا اور اس کو کمال تک پہنچانے والا ہوں اور اس کی جو خامیاں ہیں وہ میرے ذریعہ دور ہونے والی ہیں اور اس کے اندھیرے میرے ذریعہ روشن ہونے والے ہیں۔ نیز قرآن کریم نے یہ دعوےٰ بھی کیا ہے کہ میرے نزول کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ گداز دل پیدا کئے جائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ یوسف میں فرماتا ہے:۔

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ (آیت نمبر ۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے اور ایک ایسی کتاب بنانے میں جو اپنے مضامین کو کھول کر بیان کرتی ہے ایک حکمت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے صحیح کام لے سکے۔ یعنی عقل میں جو فی نفسہٖ ایک بنیادی خامی ہے کہ آسمانی نور کے بغیر اندھیروں میں بھٹکتی رہتی ہے اس خامی کو قرآن کریم دور کرے۔ جس طرح ہماری آنکھ باوجود تمام صلاحیتوں کے اور دیکھنے کی سب قوتیں رکھنے کے اپنے اندر یہ نقص بھی رکھتی ہے کہ وہ خود دیکھنے کے قابل ہے ہی نہیں جب تک بیرونی روشنی سے بہتر نہ ہو

### ہر شخص جانتا ہے

کہ ہماری آنکھ دیکھتی ہے لیکن وہ اندھیرے میں نہیں دیکھتی۔ ایسے وقت میں جب اور بادل چھائے ہوئے ہوں تو ہا[illegible] سوجھائی نہیں دیتا۔ آنکھ کے قریب [illegible] ہے اندھیرے میں وہ اسے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ انگلی اس کے قریب لے آؤ تو اس اندھیرے میں وہ اسے بھی نہیں دیکھ سکتی۔ غرض باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کی سب صلاحیتیں اس میں رکھی ہیں اسے ایک قید میں بھی جکڑ رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ سورج کی روشنی کے بغیر یا بیرونی روشنی کے بغیر تمہاری قوتیں ظاہر نہیں ہوں گی۔ اس قید میں مقید کر کے اللہ تعالیٰ نے ساری قوتیں اسے عطا کر دیں۔ اسی طرح عقل صحیح کام نہیں دے سکتی۔ وہ اس وقت تک اندھیروں میں بھٹکتی رہتی ہے جب تک کہ آسمانی نور اور روشنی اسے عطا نہ ہو۔ سورۂ یوسف کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ

### عقل کے استعمال کے سب سامان

قرآن کریم کے ذریعہ نازل کر دیئے گئے ہیں۔ اگر بنی نوعِ انسان نے اپنی عقلوں سے صحیح فائدہ اٹھانا ہو، بہترین فائدہ اٹھانا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عقل کیلئے قرآن کریم کے انوار مہیا کریں۔ تب ان کی عقلیں منور ہو کر صحیح طور پر کام کر سکیں گی۔

یہ صحیح ہے کہ دنیا میں دنیوی طور پر [illegible]

---

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ

میرے زخموں پر لگا مرہم کہ میں رنجور ہوں — میری فریادوں کو سن میں ہو گیا زار و نزار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفےٰ — مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
کیا سلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد — یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا — اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے! — چھا رہا ہے ابرِ یاس اور رات ہے تاریک و تار

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

تک عقل کام کر رہی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعوےٰ قرآن کریم میں کیا ہے اس پر اس وجہ سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ قرآن کریم ہی کے کچھ حصّے پہلے انبیاء کو دئے گئے تھے۔ ان حصّوں نے انسانی عقل میں ایک جلا پیدا کی۔ یہ جِلا دنیوی طور پر انسان کے ساتھ رہی۔ گو روحانی طور پر یہ جلاء اور روشنی، انسان سے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم پر عمل نہ کرے چھین لی جاتی ہے۔ بہرحال عقل نے ترقی کی۔ اس نے ارتقاء کی ایک منزل طے کر لی اور دنیوی لحاظ سے وہ پہلے کی نسبت بہتر ہو گئی دینی لحاظ سے اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت پر وہ چلتی رہے۔ پھر ایک کے بعد دوسرا نبی آیا اور دنیوی عقل نے اور ترقی کی۔ پھر اور ترقی کی۔ پھر اور ترقی کی۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا اور قرآن کریم کا نزول ہؤا۔ جو اس عالمین کے لئے اور انسانی عقل کے لئے تمام اندھیروں کو دور کرنے والا نور ہے۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت دنیوی عقل پہلے انبیاء کی ہدایتوں کے نتیجہ میں ایک حد تک مدارج ارتقاء طے کر چکی تھی۔ لیکن وہ پھر بھی اس کا کمال نہیں تھا۔ دنیوی لحاظ سے بھی قرآن کریم کی لائی ہوئی روشنی میں انسانی عقل نے ترقی کی ہے جیسا کہ پچھلے چودہ سو سال میں

## انسانی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے

کہ آجکل یورپ میں جو دنیوی علوم ترقی یافتہ شکل میں ہمیں نظر آتے ہیں ان تمام علوم کی بنیاد وہ ان بنیادی مسائل اور پیچیدگیوں کے حل ہونے پر ہے کہ جو بنیادی مسائل مسلمانوں نے معلوم کئے اور جن پیچیدگیوں کو مسلمانوں نے دور کیا۔ اسی بنیاد پر یورپ کے فلسفہ اور سائنس کی عمارت کھڑی ہوئی ہے غرض دنیوی لحاظ سے وہ عقل چھینی نہیں جاتی۔ بلکہ انسان ترقی کرتا رہتا ہے۔ اور اس نے ترقی کی ہے لیکن بہرحال ایک جگہ آ کر اس نے رُک جانا تھا کیونکہ پھر اور مضبوط بنیادوں کی ضرورت ہو گی جن پر زیادہ بلند ہونے والی دنیوی عمارتیں کھڑی کی جاسکیں یہ مضبوط ترین بنیاد قرآن کریم نے کھڑی کی اور یہ اکمل اور اعلےٰ نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے انسانی عقل کو عطا کیا۔ یہ وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بھی بڑی وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا کہ قرآن کریم کے کچھ نئے علوم سکھائے جائیں گے اور دنیوی عقلوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل تیز کیا جائے گا۔ اور پھر انسان دنیوی لحاظ سے اور بھی ترقی کرے گا لیکن اس وقت میں دنیوی عقل کے متعلق بات نہیں کر رہا۔ یہ بات ضمناً آ گئی ہے۔

## میں اپنے مربیوں کو اس طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہوں

کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کے نزول کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانی عقل کو تیز کیا جائے اور ایک مربّی کی ذمہ داری دو طرح سے عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ ایک اس طرح کہ اس کی اپنی عقل اندھیروں میں بھٹکتی نہ پھرے بلکہ روشنی میں چلنے والی ہو اور دوسرے اس طرح کہ اس نے خود اپنی ذات ہی کو منور نہیں کرنا بلکہ اسلام کے نور کو غیر تک بھی پہنچانا ہے۔ اس کے لئے بھی قرآن کریم نے بہت سے انوار ہماری عقل کو عطا کئے ہیں مثلاً قرآنِ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں آیات کو مختلف طریقوں سے اور پھیر پھیر کر بیان کیا ہے (صَرَّفْنَا) تا لوگ ہماری آیات کو سمجھیں۔ اس میں ہمیں، خصوصاً ایک مربّی کو یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان ہر دلیل کو سمجھنے کا اہل نہیں ہوتا۔ اس کی اپنی انفرادیت ہے۔ اپنی ایک دنیا ہے۔ اس کے جذبات ہیں۔ اس کی عقل ہے۔ اس عقل کی تربیت ہے۔ اس کا علم ہے۔ اس کا ماحول ہے۔ اس کی عادتیں ہیں۔ اس کا ورثہ ہے اور اس قسم کی بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو اس پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ بعض دلائل کو اس کی طبیعت قبول نہیں کرتی لیکن بعض دوسری دلیلوں کو اس کی طبیعت مان لیتی ہے اور ان سے متاثر ہوتی ہے۔ غرض قرآن کریم نے جو دلائل کو پھیر پھیر کے بیان کیا ہے وہ اس لئے ہے کہ مربّی کو ہر طبیعت کے مطابق دلیل مل جائے اور وہ اس سے فائدہ اٹھائے گویا ایک مربّی کا یہ فرض ہؤا کہ اوّل وہ ہر طبیعت کے مطابق بات کر رہا ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی طبیعت دیکھ کر اس سے بات کرنی چاہیئے دوسرے یہ کہ وہ قرآن کریم کے اوپر عبور رکھتا ہو۔ قرآن کریم نے مختلف طبائع کے لحاظ سے جو دلائل ایک مربّی کے ہاتھ میں دئیے ہیں ان کو وہ جانتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ فلاں شخص کی طبیعت ایسی ہے۔ اور اس طبیعت کے لئے فلاں دلیل زیادہ موثر اور زیادہ کارگر ہو سکتی ہے۔

پس اگر کسی شخص نے

## خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مربّی

بننا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی روشنی سے اپنے لئے نور، فراست اور عقل کی روشنی حاصل کرے اور قرآن کریم سے انتہائی محبت کرے۔ وہ قرآنِ کریم کا مطالعہ کرنے والا ہو۔ قرآنِ کریم کو غور اور تدبر سے پڑھنے والا ہو۔ قرآنِ کریم سیکھنے کے لئے دعائیں کرنے والا ہو اور قرآن کریم کو سکھانے کے لئے بھی دعائیں کرنے والا ہو تاکہ دنیا اپنی کم عقلی کی وجہ سے اور اپنی اس عقل کے نتیجہ میں جس میں اندھیروں کی آمیزش ہوتی ہے خدا تعالےٰ کے غضب کو مول لینے والی نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورۂ یونس میں فرمایا:۔

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يَعْقِلُوْنَ (آیت ۱۰۱)

یعنی جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اور اپنی عقل کو اس نور کی روشنی کی تاثیر سے متاثر نہیں کرتے جو قرآن کریم کے ذریعہ نازل کی گئی ہے۔ ان پر اللہ تعالےٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ غرض ایک مربّی نے اپنے آپ کو بھی اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچانا ہے اور دنیا کو بھی۔ بنی نوع انسان کو بھی اللہ تعالےٰ کے غضب سے بچانا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ اس نور سے وافر حصہ لینے کی کوشش کرے جو قرآنِ کریم عقل کو دیتا ہے۔ اور دعاؤں میں مشغول رہے وہ اللہ تعالےٰ سے ہمیشہ یہ دعا مانگتا رہے کہ اسے کبھی اور دنیا کو بھی اپنی کم عقلی اور اندھیروں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا غضب نہ ملے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اسے بھی عقل دے اور قرآنی انوار عطا کرے اور دنیا کو بھی سمجھ دے اور اسے قرآنی انوار دیکھنے کی توفیق عطا کرے تاکہ وہ اس کے غضب کی بجائے اس کی محبت حاصل کرنے والے ہوں۔

## مربّی کا ایک بڑا کام

جماعتی اتحاد اور جماعتی بشاشت کو قائم رکھنا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو نور میں عقل میں پیدا کرتا ہوں اسی کے نتیجہ میں قومی یکجہتی قائم رکھی جاسکتی ہے جیسا کہ سورۂ حشر میں فرمایا:۔

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ
(آیت ۱۵)

یہاں ویسے تو مضمون اور ہے لیکن ایک بنیادی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم انہیں ایک قوم خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ قومی اتحاد اور قوم میں ایک مقصد کے حصول کے لئے بشاشت کا پیدا ہونا اس عقل کے ذریعہ سے ممکن ہے جسے خدا تعالیٰ کے قرآن اور اس احسن الحدیث کی روشنی عطا ہو جو اس نے ہمارے لئے نازل کی ہے اگر عقل کو انوارِ قرآنی حاصل نہیں تو پھر عقل اس بنیادی مسئلہ کو بھی سمجھنے سے قاصر رہ جاتی ہے کہ

## یکجہتی اور اخوت اور اتحاد

کے بغیر قومی ترقی اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو حاصل نہیں کیا جاسکتا پس ایک مربّی کا یہ کام ہے کہ وہ کوشش کر کے قرآنی نور سے اپنی عقل کو منور کرے اور قرآنِ کریم نے جو اصول اور جو ہدایتیں اور جو تعلیم قوم میں بشاشت پیدا کرنے محبت پیدا کرنے اور اخوت پیدا کرنے کے لئے دی ہیں انہیں سیکھے اور پھر ان کا استعمال کرے کیونکہ اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ جماعت میں بشاشت پیدا کرے۔ ہر احمدی کے دل میں یہ یقین ہو کہ میں خدا تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعتِ احمدیہ میں داخل ہؤا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے بے شمار ایسے فضل مجھ پر ہیں جو ان لوگوں پر نہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہا اور اس وجہ سے اسے خدا تعالےٰ کا ایک شکر گزار بندہ، اپنی عقل سے کام لینے والا بندہ اور قرآنی انوار سے نور لینے والا بندہ بن کر زندگی کے دن گزارنے چاہییں۔

میں نے شروع میں اشارہ کیا تھا کہ قرآن کریم نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ میرا نزول اس لئے بھی ہے کہ میں گداز دل پیدا کروں، جیسا کہ سورہ زمر کی چوبیسویں آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا
مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ
تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى
ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

یعنی ہم نے اس احسن الحدیث کو، اس بہترین ہدایت کو، یعنی اس قرآنِ کریم کو، اس کتاب کو جو متشابہ بھی ہے اور مثانی بھی ہے یعنی تمام صداقتوں کو اپنے اندر جمع بھی رکھتی ہے۔ اور جس جس پہلی کتاب کی صداقت اس نے لی ہے۔ اس سے وہ مشابہت رکھتی ہے اور اس کے علاوہ دیگر نہایت اعلیٰ مضامین اس کے اندر پائے جاتے ہیں جو پہلی کتبِ سماوی میں نہیں پائے جاتے تھے اور

## اس کامل اور مکمل کتاب کے نزول کی ایک غرض

یہ ہے کہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الخ وہ لوگ جو اپنی فطری خشیت اللہ سے کام لیتے ہیں وہ حقیقی معنی میں قرآنِ کریم کے فیوض اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے گداز دل بن جائیں اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے اور بنی نوع کی ہمدردی سے گداز ہو جائیں فرمایا ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یہ قرآنِ کریم کی ہدایت ہے۔ لیکن کوئی شخص اپنے زور سے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ يَهْدِيْ بِهٖ

مَنْ یَّشَآءُ دعا کرو کہ اس حسین ہدایت کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حاصل کرنے والے بن جاؤ اور اس کی برکتوں سے حصّہ لینے والے بن جاؤ۔

قرآن کریم کی ہر آیت اپنے اندر بڑے وسیع معانی رکھتی ہے لیکن اس وقت میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ قرآن کریم کا نزول اس لئے بھی ہے کہ دلوں کو گداز کیا جائے اور فطرتِ انسانی کے اندر جو خشیت اللہ کا جذبہ رکھا گیا ہے اس کی ترقی اور ارتقاء کے سامان پیدا کئے جائیں۔ جس طرح آنکھ بغیر بیرونی روشنی کے دیکھ نہیں سکتی۔ جس طرح عقل بغیر انوارِ آسمانی کے ناقص رہ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے کمال کو حاصل نہیں کر سکتی اسی طرح دل بھی وہی دل (قلب سلیم) ہے کہ جو قرآنی برکات سے اللہ تعالیٰ کی خشیت اس رنگ میں اپنے اندر رکھتا ہو جس رنگ میں کہ خدا چاہتا ہے کہ وہ خشیت اللہ سے کام لے۔

سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
فَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَلَہٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ
(آیات ۳۵-۳۶)

یعنی تمہارا خدا اور معبود خدائے واحد یگانہ ہے۔ اس لئے (اَسْلِمُوْا) اپنا سب کچھ اس کے حضور پیش کر دو اور اس کے حضور اس طرح اپنی گردن کو جھکا دو جس طرح ایک بکرا قصاب کی چھری کے سامنے مجبور ہو کر اپنی گردن جھکا دیتا ہے تم طوعاً اور بشاشت کے ساتھ اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنے والے بن جاؤ۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ اور ہم اس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان لوگوں کو اپنے انعامات کے حصول کی خوشخبری دیتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وہ کرتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے تو اس کا دل کانپ اٹھتا ہے اس کا دل گداز ہو جاتا ہے جس کا دل صحیح معنی میں اور حقیقی طور پر گداز نہیں وہ محبت اور عاجزی کرنے والا نہیں بن سکتا اور جو عاجز نہیں وہ مخبت نہیں۔ وہ اسلام کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ اور جو مسلمان نہیں وہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش نہیں کرتا۔ پس

## ایک مربّی کو دوسروں کی نسبت زیادہ گداز دل ہونا چاہیئے

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہماری اس شریعت کی حفاظت کا کام تمہارے سپرد کیا گیا ہے۔ اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے تو اس دعوےٰ کا جو تقاضا ہے اسے پورا کرو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ھٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ۝ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ ۝ (سورہ ق ۳۳-۳۴)

یعنی میرا یہ وعدہ ہے کہ اس دنیا میں بھی جنّت بعض لوگوں کے اس قدر قریب کر دی جائے گی کہ وہ اس دنیا کی حسنوں کے ساتھ اسے محسوس کرنے لگیں گے اور میرا یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے حضور جھکتے ہیں اوّاب ہیں اور (حفیظ) وہ صرف منہ کے دعوے سے شریعت کی حفاظت کرنے والے نہیں بلکہ وہ صحیح طور پر اور حقیقی معنی میں شریعت کی حفاظت کرتے ہیں۔ جہاں تک ان کی زندگی کا تعلق ہے وہ شریعت پر عمل کر کے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے وہ معروف کا حکم دے کر اور منکر سے روکنے کے ساتھ شریعت کی حفاظت کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شریعت کی حفاظت وہی شخص کر سکتا ہے (مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ) جسے رحمان خدا اس کی کسی خوبی یا عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض بخشش اور عطا کے طور پر ایک گداز اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کی عظمت کو پہچاننے والا دل عطا کرتا ہے۔ اور خشیت کا یہ دعوےٰ محض ایسا دعوےٰ نہیں جو صرف لوگوں کے سامنے کیا جائے بلکہ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ جس طرح اجتماع میں، لوگوں سے میل ملاقات اور معاشرہ کی ضروریات پورا کرتے وقت، وہ اپنے دل کی خشیت کو اپنے عمل سے ظاہر کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تنہائی کی گھڑیوں میں اپنے ربّ کے حضور اس کی عظمت کا اقبال کرتے ہوئے اور اس کے جلال کا احساس رکھتے ہوئے وہ اس کی خشیت اپنے دل میں رکھتا اور اس کے مطابق اپنے ربّ کے حضور اوّاب بنتا ہے۔ یہ وہ قلب ہے جسے قلب منیب کہا جا سکتا ہے اور

## یہ وہ قلب سلیم اور قلب منیب ہے

جو ایک مربّی کے دل میں دھڑکنا چاہیئے اگر ایک مربّی کے دل میں ایک قلب منیب نہیں دھڑکتا۔ اگر اس کا دل تنہائی کے لمحات میں بھی خشیت اللہ سے بھرا ہوا اور لبریز نہیں اگر اس کا دل تنہائی کی گھڑیوں میں بھی اور میل ملاپ کے اوقات میں بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کے نتیجہ میں بنی نوع کی ہمدردی میں گداز نہیں تو پھر ایسا شخص جو اس قسم کا دل رکھتا ہو حفیظ نہیں۔ یعنی شریعت کی حفاظت کرنے والا نہیں۔ حالانکہ ہر مربّی کا یہ دعوےٰ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے (نہ اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں) حفیظ ہوں۔ میرے سپرد شریعت کی حفاظت ہے۔ اور میں نے اپنی زندگی اس کام کے لئے وقف کر دی ہے لیکن اگر اس کا عمل ایسا نہیں۔ اگر اس کے اندر ریاء پائی جاتی ہے اگر اس کے اندر کبر پایا جاتا ہے۔ اگر اس کے اندر خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی نہیں۔ ان کے ساتھ پیار نہیں، تعلق نہیں۔ اگر ان کی جسمانی اور روحانی تکلیف دیکھ کر اس کا دل تڑپ نہیں اٹھتا۔ اگر ایسے وقتوں میں اس کا دل گداز ہو کر اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اپنے لئے اور ان کے لئے عاجزانہ طور پر بخشش اور بھلائی اور خیر کا طالب نہیں تو کیا ایسا دل حفیظ ہو سکتا ہے؟ نہیں۔ ایسا دل تو حفیظ نہیں۔ پس

## اے میرے مربّی بھائیو

دل کو گداز رکھو اس معنی میں جس معنی میں کہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں (جن میں سے بعض کو میں نے ابھی پڑھا ہے) حکم دیا گیا ہے۔ جس دل میں رحمان خدا کی خشیت نہیں اور جس دل میں یہ خشیت ظاہر اور باطن میں نہیں وہ دل منیب نہیں۔ وہ قلب سلیم نہیں اور جو دل منیب و سلیم نہیں تو جس سینہ میں وہ دھڑکتا ہے جن رگوں میں وہ خون کا دوران کر رہا ہے وہ سینہ اور وہ دل اور وہ شخص اور اس کی قوتِ عمل محافظِ شریعت نہیں۔ وہ مربّی نہیں۔ وہ خادم نہیں۔ وہ اپنے رب کا غلام نہیں۔ عبد نہیں۔ وہ اس کی صفات کا مظہر نہیں۔ وہ تو خاکی جسم کا ایک لوتھڑا ہے۔ جیسا کہ سؤر کے جسم کا ایک لوتھڑا۔ یا کتّے کے جسم کا ایک لوتھڑا ان کا دل ہوتا ہے پس اپنے سینہ میں انسان کا منیب دل پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور حفیظ بننے کی کوشش کرو۔ اپنا دل خدا کے حضور ہر وقت گداز رکھو۔ تمہاری روح اس کے خوف سے، اس کی عظمت اور جلال کی خشیت سے پانی ہو کر اور پگھل کر اس کے حضور جھک جائے اور اپنی تمام عاجزی کے ساتھ، انتہائی انکساری کے ساتھ تم اپنے بھائیوں کے سامنے ان کی ہمدردی اور غمخواری میں جھکے رہو تمہارا نفس بیچ میں سے غائب ہو جائے۔ یا تم نہیں اللہ کی مخلوق کے خادم نظر آؤ۔ یا تم اسے اپنے خادم نظر آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے بندے۔ اس کی صفات کا اظہار کرنے والے بن جاؤ۔ اس کی صفات کا مظہر بن جاؤ۔ جب دل گداز ہو جائے جب عقلوں میں جلاء پیدا ہو جائے تبھی تم اپنی ذمہ داریوں کو نبھا سکتے ہو تبھی تمہاری یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے کہ جو توفیق دین کی خدمت کی اور عبادت کی اللہ تعالیٰ نے جو رحمان ہے حافظ مختار احمد صاحب کو دی وہی توفیق تمہیں بھی عطا کرے۔ دین کو سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے حفیظ بننے والوں کی ضرورت ہے۔ پس جنہوں نے ابھی تک جو کو پیش نہیں کیا وہ آگے بڑھیں اور جو اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں وہ اپنے عمل سے آگے بڑھیں اور

## خدا تعالیٰ کی نگاہ میں حفیظ بننے کی کوشش کریں

تب رحمان خدا انہیں ان کے اعمال کا بہترین ثواب دے گا۔ اور ان کی پاک اور گداز نیتوں کا اجر بھی انہیں دے گا۔ خدائے رحمان کی طرف سے خدا کرے کہ ہم پر ایسے ہی فضل نازل ہوں۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر شخص ہی مربی بن جائے اور ہر مربی نور فراست اور ایک گداز دل رکھنے والا بن جائے۔ خدا کرے کہ یہ جنت جس کا وعدہ دیا گیا ہے ہمارے اتنی قریب ہو جائے کہ اس دنیا میں بھی ہم اس کی خوشبو اور اس کی مٹھاس اور اس کی ٹھنڈک کو محسوس کرنے لگیں اور ایک اطمینان کے ساتھ ہم اس دنیا سے گزریں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے ان گنت اور بے شمار فضل ہم پر اس دنیا میں ہوتے رہے ہیں

## اُس زندگی میں بھی

اس کے فضل بے شمار اور ان گنت ہی ہوتے رہیں۔ اور اس کے غضب کی جہنم میں ہمیں نہ دھکیلا جائے۔

آمین

(الفضل ۲۵ ر تبلیغ ۱۳۴۸ ہش)

## بقایا دار موصی صاحبان توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کی طرف سے تمام بقایا دار موصیوں کی خدمت میں انفرادی طور پر خطوط کے ذریعہ بقایا کی پوزیشن کی اطلاع دی جا چکی ہے چونکہ موجودہ مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے اس لئے ایسے تمام بقایا داران سے درخواست ہے کہ وہ وسط اپریل تک اپنے بقایا ادا فرمادیں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹/۳/۶۹ کو عزیزم ریاض احمد ابن مکرم میاں عبد المجید ڈیہرہ ساکن کلکتہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثریا بیگم بنت چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن کلکتہ بعوض پانچہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ نے مسجد احمدیہ کلکتہ میں پڑھا احباب رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔ میاں عبد المجید نے اعانت بدر کیلئے پانچ روپے دئیے ہیں۔ خاکسار محمد ... عالم ...

# مشرقِ بعید میں نورِ اسلام کی ضیا پاشیاں

بقیہ صفحہ اوّل

... غیر ملکی سفارتی نمائندے اور دوسرے غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اس تقریب پر ایڈریس کے بعد میری انگریزی میں تقریر تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے اور تعلیم نیز جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں تبلیغی کوششوں کا اختصار سے ذکر تھا۔ اس تقریب کو ٹیلیویژن کے محکمہ نے ریکارڈ کیا۔ تقریر کے بعد اسی ہال میں اس موقع پر بعض دوستوں نے بیعت کی۔ اور بیعت کا یہ نظارہ بھی ٹیلی ویژن والوں نے ریکارڈ کیا۔ اور یہ ساری فلم ۱۹؍ تاریخ کی شام کو ۸ بجے "اس ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت ٹیلی وائز کی گئی ٹیلی ویژن پر جب یہ الفاظ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

نیز یہ الفاظ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا نیز یہ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا بیعت کے نظارہ کے ساتھ گونج رہے ہوں گے تو آپ تصور کر سکتے ہیں کہ ان ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں تک، جنہوں نے یہ پروگرام دیکھا ایک نہایت مؤثر رنگ میں احمدیت کی تعلیم اور معتقدات پہنچے اور اس طرح بہت سے دلوں سے ان غلط فہمیوں کے ازالہ کا موجب ہوئے جو معاندین کی طرف سے ہمارے خلاف پھیلائی جاتی ہیں

اس کے بعد ۲۶؍ اکتوبر کو دوبارہ یہی پروگرام "گزشتہ ہفتہ کے اہم واقعات" کے پروگرام کے تحت نشر کیا گیا۔ اس مرتبہ پہلے پروگرام کی نسبت زیادہ دیر تک میری تقریر کا حصہ دکھایا گیا۔ جس کے ساتھ اناؤنسر کی طرف سے یہ ریمارکس تھے کہ

"۲۳؍ اکتوبر کو جماعت احمدیہ کی Reception میں وکیل التبشیر نے علاوہ اور امور کے یہ بیان کیا کہ جماعت احمدیہ کے بانی نے قرآن کریم سے یہ ثابت کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اپنے وقت پر دنیا کی ہر قوم میں اپنے نبی اور پیغمبر مبعوث فرماتا رہا ہے اور ایسے فرستادہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے بھلائی کا پیغام لاتے رہے ہیں۔ پس اسلام نے یہ نکتہ پیش کر کے دنیا میں ایک بین الاقوامی اخوت۔ تمام نبیوں اور مختلف انبیاء کی عزت و احترام کو قائم کر کے ایک انٹرنیشنل امن کی بنیاد رکھی ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کی بنیاد پر ایک دوسرے سے جھگڑے کئے جائیں اور فسادات کئے جائیں۔"

وکیل التبشیر نے مزید کہا کہ

"اسلام مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے"

## مخلص احمدی جماعتیں

انڈونیشیا میں قیام کے دوران جاکرتہ کے علاوہ بعض اور شہروں کے دوروں کا بھی موقع ملا جن میں بوگر۔ چی آنجور۔ بانڈونگ۔ گاروت چی ماہی۔ وانہ سگرا۔ سنگاپرنا اور تاسک ملایا کی جماعتیں شامل ہیں۔ سنگاپرنا کی جماعت ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کی ابتدائی جماعت ہے یہاں کے احمدی احباب کو قبولِ حق کے بعد شدید مصائب کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور ان کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ جاپانی حکومت کے دور میں علماء کی طرف سے جاپانی حکام کو متواتر شکایات پہنچائی گئیں کہ یہ لوگ انگریزوں کے جاسوس ہیں اور اس علاقہ میں ایک منظم سازش کے ذریعہ بغاوت کرانے کا پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ اس بناء پر جاپانی حکومت نے سنگاپرنا اور تاسک ملایا کے چیدہ چیدہ احمدی احباب اور مبلغین جماعت کو جو اس علاقہ میں کام کر رہے تھے یعنی ملک عزیز احمد صاحب مرحوم اور مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری کو قید کر لیا اور بانڈونگ کے اس جاپانی قید خانہ میں ڈالا گیا جس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ جو شخص بھی وہاں قید کیا گیا وہ ہمیشہ کے لئے لاپتہ ہو گیا۔ اس قید خانہ میں جو مظالم ڈھائے جاتے تھے ان کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے مسیح کے یہ غلام باوجود ان سب مصائب کے خیر و عافیت کے ساتھ اس قید خانہ سے رہا کئے گئے۔ اس کے بعد بھی عوام کی طرف سے بائیکاٹ اور دیگر مختلف مصائب اور تکالیف کا سلسلہ برابر جاری رکھا گیا۔ لیکن یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص اور قربانی میں برابر ترقی کرتی رہی۔ اس جماعت کے اکثر احباب موصی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باعزت اور وافر رزق سے حصہ عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح وانا سگرا جو ڈسٹرکٹ تاسک ملایا کا ایک موضع ہے اور جس کی اکثریت احمدی ہے اس جماعت کے افراد کو بھی محض احمدیت کے باعث متواتر مظالم کا نشانہ بننا پڑا۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۰ء تک یہ گاؤں دار السلام والوں کے مظالم کا تختۂ مشق بنا رہا (یاد رہے کہ دار السلام کی تحریک وہ تھی جو اسلام کے نام پر قتل و غارت اور لوٹ مار کو عین اسلام سمجھتی تھی) دو مرتبہ اس گاؤں کو جلایا گیا۔ متعدد بار ان کے اموال لوٹ کر انہیں خالی ہاتھ گاؤں چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ مالی نقصان کے علاوہ یہاں کی جماعت کو جانی قربانیاں بھی دینی پڑیں مگر یہ مخلص جماعت پورے عزم اور استقلال اور صبر سے ہر مصیبت کا مقابلہ کرتی رہی اللہ تعالیٰ نے جہاں ان کے ایمان اور اخلاص میں بے حد ترقی عطا فرمائی وہاں ان کو دنیاوی رنگ میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رکھا۔ اسی طرح چی آنجور کے نواحی علاقہ میں بھی دار السلام والوں نے محض احمدیت کی وجہ سے احمدیوں کو شہید کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پائے استقلال میں کبھی کوئی ڈگمگاہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ اس دورہ کے موقع پر تقریباً ۷۲ افراد نے احمدیت قبول کی۔ بیعت کرنے والوں میں سے دو تین کا ذکر ضمناً کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بانڈونگ میں پریس کانفرنس کے موقع پر جو ایک دوست کے گھر منعقد کی گئی تھی ایک عیسائی دوست نے بیعت کی یہ چند ماہ سے زیر تبلیغ تھے لیکن مسلمان ہونے پر ابھی یہ آمادہ نہ تھے لیکن مذکورہ موقع پریس کانفرنس کے بعد انہوں نے خواہش کی کہ میری ابھی بیعت لے لی جائے۔ چنانچہ ان کی بیعت لی گئی۔ اور مزید اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ پریس کے جملہ نمائندگان نے بھی بیعت کا نظارہ دیکھا اور بیعت کے الفاظ سنے۔ دوسرا بیعت کا واقعہ جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ بانڈونگ میں ایک بڑے تاجر کی بیعت کا واقعہ ہے۔ ان کے ایک لڑکے اور ان کی بیوی نے تین ماہ قبل بیعت کی تھی۔ لیکن یہ صاحب ابھی مائل نہ تھے۔ بانڈونگ میں جمعہ کا خطبہ میں نے دیا جس میں یہ موجود تھے۔ جمعہ کے بعد مجھ سے ملے تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ دعا اور استخارہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو انشراح عطا فرمائے گا۔ چنانچہ دوسرے ہی روز انہوں نے بیعت کرنے کی خواہش کی اور ان کی بیعت لی گئی۔ یہ صاحب باانژ ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ جو ان سے قبل احمدی ہو چکی تھیں جنرل امیر محمود کی اہلیہ کی بہن ہیں۔ اور ان کی بیعت کی وجہ سے جنرل صاحب کے رویہ میں بھی خوشگوار تبدیلی نظر آتی ہے۔

تیسرا بیعت کا واقعہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ مرتولو صاحب کی اہلیہ کا ہے۔ مرتولو صاحب گزشتہ چند سال سے احمدی ہیں اور اسسٹنٹ اٹارنی جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں بہت مخلص دوست ہیں لیکن ان کی اہلیہ صاحبہ نہ صرف یہ کہ احمدی نہ ہوئیں بلکہ وہ احمدیت کے متعلق کوئی بات سننے کے لئے بھی تیار نہ تھیں۔ اور اس بات کا ان کے شوہر محترم پر بہت اثر تھا۔ کیونکہ ان کی بیوی کا رویہ معاندانہ اور متعصبانہ تھا۔ اور اس طرح وہ سمجھتے تھے کہ اس وجہ سے وہ جماعت کی بہت سی خدمات سے محروم رہتے ہیں۔ امسال جب مرکزی مجلس عاملہ کے انتخابات ہوئے تو مسٹر مرتولو صاحب جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ جب جاکرتہ پہنچا تو میں نے مرتولو صاحب سے پوچھا کہ اب آپ کی بیگم کا احمدیت کے متعلق کیا رویہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی طرح کی سختی ہے۔ اور وہ اس طرف بالکل مائل نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ فکر نہ کریں میں بھی حسب توفیق دعا کروں گا۔ آپ بھی دعا کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دورہ کے دوران ہی ان کو بیعت کی توفیق عطا فرمائے گا۔

باہر کی جماعتوں کے دوروں کے بعد جب میں جاکرتہ واپس آیا تو اگلے دن رات کے کھانے کی دعوت مرتولو صاحب کے ہاں تھی۔ وہ صبح مجھے ملنے آئے اور آتے ہی کہا کہ میری بیوی نے از خود بیعت کی خواہش کی ہے، اس شرط پر کہ آپ آج شام جب کھانے پر آئیں گے تو وہاں ان کی اور بچوں کی بیعت لے لیں۔ مرتولو صاحب کے چہرہ پر اس قدر خوشی اور طمانیت کے آثار تھے کہ ان کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

(باقی)

## درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بھتیجہ محمد ساجد صاحب قریشی سلمہ بی ایس سی نے امسال رڑکی یونیورسٹی میں ۷۷ فیصد نمبر حاصل کر کے فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ اس کی آئندہ دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

خاکسار محمد عابد قریشی شاہجہانپور

۲۔ ہمارے ایک احمدی دوست سید عبد السبحان صاحب جو تقریباً چار ماہ سے ... کی بیماری کی وجہ سے سخت علیل ہیں اب ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اپریشن ضروری ہے احباب اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار نثار احمد۔ بنگلور

آخری قسط

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

## ترقی جماعت احمدیہ

حضرات! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی کامیابی، آپؑ کے غلبہ اور آپؑ کی نسل کے بکثرت ہونے اور آپؑ کے رشتہ داروں کے منقطع النسل ہونے کی زبردست پیشگی خبریں دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ ...... تیری ذریت منقطع نہ ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا۔ اور ان میں کثرت بخشوں گا...... اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(تذکرہ ص۱۴۵)

اسی طرح آپؑ کا ایک الہام ہے:-

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ
یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (تذکرہ ص۵۰)

یعنی لوگ تیرے پاس دور دراز سے آئیں گے اور اس کثرت سے آئیں گے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔

ایک الہام یہ ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (تذکرہ ص۳۱۲)

اسی طرح خدا تعالیٰ نے آپؑ کو اطلاع دی کہ

"I will give you a large party of Islam."

کہ میں تم کو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت دوں گا۔

ان پیشگوئیوں پر غور کیجئے اور سوچئے کہ کیا ایک بے سروسامان اور گمنام انسان کے اختیار اور قدرت میں ہے کہ وہ سالہا سال قبل اپنی عزت و اقبال، فتح و کامیابی اور اپنی جماعت کی ترقی کے متعلق از خود ہی ایسی پیشگوئیاں کرے اور وہ پوری بھی ہو جائیں؟ خصوصاً دہریت و الحاد کے غلبہ کے وقت جبکہ دنیوی اسباب اور خاندانی حالات کے اعتبار سے آپؑ کی شخصیت میں نہ تو کوئی خصوصیت تھی اور نہ کشش۔ نہ تو آپؑ کسی کالج یا یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ تھے کہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے اور پھر ہندوستانی ہونے کے ناطے اس دور میں جبکہ ایشیائیوں کو حقیر سمجھا جاتا تھا خصوصاً ہندوستانیوں کو۔ یہ بات بعید از عقل معلوم ہوتی تھی کہ آپؑ ان علوم و فنونِ جدیدہ کے ماہرین تک اپنے خیالات پہنچا بھی سکیں گے لیکن ان تمام رکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود یہ پیشگوئیاں جو امورِ غیبیہ پر مشتمل تھیں اپنے وقت پر نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ذریت بھی عطا فرمائی اور ان میں برکت بھی دی اب ان کی تعداد دو سو سے زائد ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ آپؑ کے جدّی بھائی جو اس وقت ایک درجن (۱۲) موجود تھے اور آپؑ کے دعوائے الہام سے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب منقطع النسل ہو گئے اور پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ دن بدن آپؑ کی جماعت کو ترقی دیتا چلا جا رہا ہے اور آپؑ کے محبوں کے گروہ کو بھی بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کے تمام مخالفین کو ناکام و نامراد کیا اور دنیا کے کناروں تک آپ کی دعوت کو پہنچایا۔ اور وہ دور بھی شروع ہوا جب الحاج ایف ایم سنگھاٹے گورنر جنرل گیمبیا نے برکت حاصل کرنے کے لئے حضورؑ کے کپڑے منگوائے اور انشاء اللہ آئندہ بھی پیشگوئی کے مطابق بڑے بڑے بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اسی طرح ہر ایک قوم میں سے لوگ جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں جیسا کہ وحی الٰہی کی بشارت تھی:-

اِنِّیْ حَاشِرٌ کُلَّ قَوْمٍ یَأْتُوْنَکَ جُنُبًا۔ اِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ (تذکرہ ص۴۳۴)

یعنی ہر ایک قوم سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا۔ میں نے تیرے مکان کو روشن کر دیا ہے۔

چنانچہ آج دنیا کا کوئی برّ اعظم نہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نہ ہو یہ حضورؑ کی قوت احیاء کا زبردست اور زندہ نشان ہے کہ آپؑ کے ذریعہ ایک فعّال جماعت کا قیام ہوا جس نے ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اکنافِ عالم میں اپنے مشنوں کا جال پھیلا دیا ہے۔ غیر ممالک میں اس وقت سوا سو سے زاید مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ۷۵ سکول اور کالج قائم ہیں۔ تقریباً تین صد مساجد کا قیام ہوا۔ اور چودہ غیر ملکی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر اسلامی لٹریچر شائع کیا گیا۔ پس جماعت احمدیہ کو آج جو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے وہ ببانگِ دہل اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی ترقی اور مخالفین کی ناکامی کے بارے میں جو پیشگوئیاں فرمائی تھیں وہ نہایت وضاحت سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں اور مخالفین و معاندین بھی اس ترقی کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ مولوی ظفر علی خاں نے جو جماعت کے سخت ترین دشمن تھے اپنے اخبار زمیندار ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا کہ:-

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔ اور آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کانٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ کو خاطر میں نہ لاتے تھے غلام احمد قادیانی ...... پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں"

اسی طرح عیسائیوں کا سہ ماہی رسالہ ھُما جبلپور رقمطراز ہے:-

"جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم بانی سلسلہ احمدیہ و مدعی مسیح موعود دم واپسیں تک ایک طرف مسیحی مناظرین سے نبرد آزما تھے دوسری جانب .... اپنی غیر معمولی قرآنی بصیرت اور علم کلام پر عبور ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے جیّد علماء اسلام کو اپنے دلائل و براہین کی ندرت اور معقولات و منقولات پر بے پناہ قدرت و دستگاہ سے حواس باختہ کر دیا تھا

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر مکتب فکر کے ملاؤں کی شدید مخالفت کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور اپنے پیچھے ایک بڑی فعّال و جاں نثار جماعت چھوڑ گئے۔"

(رسالہ ھُما جبلپور اکتوبر ۱۹۶۵ء ص۳۵)

## پیشگوئی مصلح موعود

سامعین کرام! جماعت احمدیہ کی ترقی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خاص لڑکے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا...... وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے، کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا...... فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

حضرات! کسی کاذب کی جرأت نہیں ہو سکتی کہ ایسی تفصیلی پیشگوئی ایک خاص فرزند کے متعلق کرے، اور پھر اس کے تمام اجزاء من وعن پورے بھی ہو جائیں خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی بڑھاپے میں ہوئی تھی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ آپ کے ہاں ضرور اولاد ہوگی اور پھر اگر ہوئی بھی تو زندہ بھی رہے گی۔ اور اگر زندہ رہی تو اس میں یہ یہ خوبیاں ہوں گی۔ حالانکہ کئی ذہین اور عقلمند لوگوں کی اولاد انتہائی غبی اور جاہل ہوتی ہے۔ اور کئی دیندار لوگوں کی اولاد بے دین محض نکلتی ہے لیکن آپ کمال تحدّی سے یہ پیشگوئی شائع فرماتے ہیں کہ لڑکا ضرور ہوگا۔ لمبی عمر پائے گا۔ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ پیشگوئی مذکورہ تفصیلات کے مطابق حضور علیہ السلام کے فرزند ارجمند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود بابرکت کے ذریعہ حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی اور لاکھوں انسانوں نے خدا کے اس زندہ نشان کو بچشم خود دیکھا۔ آپ کا ۵۲ سالہ دورِ خلافت مذکورہ پیشگوئی کا منہ بولتا ثبوت ہے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ احمدیت اور اسلام کو جو استحکام اور ترقی حاصل ہوئی وہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ دشمن بھی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اگر آئندہ کوئی مؤرخ حضرت مصلح موعودؓ کے ان کارناموں کو حذف اور نظر انداز کر دینا چاہے تو تاریخ میں ایک زبردست خلا رہ جائے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"دنیا کی کسی بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے آج نہیں، آج سے چالیس پچاس بلکہ سَو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ میں اس وقت بیشک موجود نہیں ہوں گا لیکن جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرخ اس بات پر مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اور اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا۔ ایک بہت بڑا خلا واقع ہو جائے گا جس کو پُر کرنے والا کوئی نہیں ملے گا"

قبل اس کے کہ میں اپنی تقریر ختم کروں اس امر کی وضاحت کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ بعض منجّم اور قیافہ دان بھی تو پیشگوئیاں کرتے ہیں کیا ان کو بھی خدا کی طرف سے سمجھ لیا جائے؟ سو ایسا خیال اکثر سطحی اندازِ فکر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ورنہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو تعلق باللہ کا کوئی دعوےٰ نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ ظاہری اسباب و اثرات کو دیکھ کر چند باتیں کہہ دینا اور واقعات سے استنباط کرکے نتیجہ اخذ کرنا پیشگوئی نہیں کہلاتا۔ اللہ تعالےٰ کے ماموریں اور عام قیافہ دانوں اور نجومیوں میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ نجومی اور ہیئت دان صرف ظنّی طور پر باتیں کرتے ہیں انہیں یقینی علم نہیں ہوتا اور اسی بنا پر اکثر باتیں ان کی جھوٹی نکلتی ہیں

دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ نجومی وغیرہ محض طالبِ دنیا ہوتے ہیں اور انبیاء کی پیشگوئیوں کے برخلاف ان کی پیشگوئیوں میں اپنی عزت و قبولیت اور نصرت و کامیابی کے انوار نہیں پائے جاتے۔ تیسرا فرق یہ ہے کہ نجومیوں وغیرہ کی طرح انبیاء کسی خاص فن یا خاص آلات یا خاص قواعد وغیرہ کے ذریعہ امورِ غیبیہ کا اظہار نہیں کرتے بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کی وحی کے تابع ہوتے ہیں اور ان کا ہرگز یہ دعوےٰ نہیں ہوتا کہ وہ غیب دان ہیں۔ پیشگوئیاں کرنا ان کا اصل مقصود نہیں ہوتا بلکہ تائیداتِ الٰہیہ کے لئے بطور ایک ثبوت کے ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیوں اور ان کے حیرت انگیز طور پر پورا ہونے کا اگر صادق نیّت سے جائزہ لیا جائے تو پھر طالبِ حق کو ایک طرف خدا تعالیٰ کی ہستی کا پختہ اور ٹھوس ثبوت مل جاتا ہے اور دوسری طرف اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ حضورؑ فی الواقع اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے اور اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔

عارف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

# پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال

## جماعت ہائے احمدیہ میسور۔ آندھرا۔ مدراس۔ کیرالہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ میسور۔ آندھرا۔ مدراس اور کیرالہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۸-۳-۱۳۴۸/۱۹۶۹ سے مورخہ ۷-۵-۱۳۴۸/۱۹۶۹ تک دورہ کر رہے ہیں جس میں وہ حسابات کی پڑتال اور وصولی چندہ جات کے علاوہ آئندہ سال ۱۳۴۸-۴۹ ہجری شمسی مطابق ۱۹۶۹-۷۰ء کے بجٹ کا کام سرانجام دیں گے۔ جملہ صدر صاحبان، سیکرٹریانِ مال اور دیگر عہدیداران و احباب جماعت سے امید ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

| نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
| --- | --- | --- | --- |
| تیماپور | ۱۸-۳-۴۸/۶۹ | ۱ یوم | ۱۹-۳-۴۸/۶۹ |
| زلوزرگ | ۱۹ 〃 〃 | ۱ | ۲۰ 〃 〃 |
| اوڈکور | ۲۰ 〃 〃 | ۱ | ۲۱ 〃 〃 |
| یادگیر | ۲۱ 〃 〃 | ۱ | ۲۲ 〃 〃 |
| حیدرآباد | ۲۲ 〃 〃 | ۳ | ۲۵ 〃 〃 |
| ظہیرآباد | ۲۵ 〃 〃 | ۱ | ۲۶ 〃 〃 |
| سکندرآباد | ۲۶ 〃 〃 | ۱ | ۲۷ 〃 〃 |
| جیدرآباد | ۲۷ 〃 〃 | ۱ | ۲۸ 〃 〃 |
| محبوب نگر | ۲۸ 〃 〃 | ۱ | ۲۹ 〃 〃 |
| جنت کنٹہ | ۲۹ 〃 〃 | ۱ | ۳۰ 〃 〃 |
| وڈمان | ۳۰ 〃 〃 | ۱ | ۳۱ 〃 〃 |
| کرنول | ۳۱ 〃 〃 | ۱ | ۱-۴-۴۸/۶۹ |
| مدراس | ۲-۴-۴۸/۶۹ | ۳ | ۵ 〃 〃 |
| ساتان کلم | ۶ 〃 〃 | ۱ | ۷ 〃 〃 |
| شنکر کوئیل | ۷ 〃 〃 | ۱ | ۸ 〃 〃 |
| کوٹار | ۸ 〃 〃 | ۱ | ۹ 〃 〃 |
| کروناگاپلی | ۱۰ 〃 〃 | ۳ | ۱۳ 〃 〃 |
| آدری ناڈ | ۱۳ 〃 〃 | ۱ | ۱۴ 〃 〃 |
| ایراپورم | ۱۴ 〃 〃 | ۱ | ۱۵ 〃 〃 |
| چیلاکرا | ۱۵ 〃 〃 | ۱ | ۱۶ 〃 〃 |
| الانلور | ۱۶ 〃 〃 | ۱ | ۱۷ 〃 〃 |
| منارگھاٹ | ۱۷ 〃 〃 | ۱ | ۱۸ 〃 〃 |
| پیناپریم | ۱۸ 〃 〃 | ۱ | ۱۹ 〃 〃 |
| کرولائی | ۱۹ 〃 〃 | ۱ | ۲۰ 〃 〃 |
| کالیکٹ | ۲۰ 〃 〃 | ۳ | ۲۳ 〃 〃 |
| کوڈیانور | ۲۳ 〃 〃 | ۱ | ۲۴ 〃 〃 |
| ٹیلی چری | ۲۴ 〃 〃 | ۱ | ۲۵ 〃 〃 |
| کینانور | ۲۵ 〃 〃 | ۲ | ۲۷ 〃 〃 |
| کرولائی | ۲۷ 〃 〃 | ۱ | ۲۸ 〃 〃 |
| کوڈالی | ۲۸ 〃 〃 | ۱ | ۲۹ 〃 〃 |
| پینگاڈی | ۲۹ 〃 〃 | ۳ | ۱-۵-۴۸/۶۹ |
| منگرال | ۱-۵-۴۸/۶۹ | ۲ | ۳ 〃 〃 |
| مرکرہ | ۳ 〃 〃 | ۲ | ۵ 〃 〃 |
| بمبئی | ۷ 〃 〃 | | |

# یومِ مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک تقریب پر

## متعدد جماعتوں میں کامیاب جلسے

### جماعت احمدیہ بمبئی

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیر ہدایت مقامی احباب نے مورخہ ۲۳ تبلیغ بروز اتوار مشن ہاؤس کے کھلے کمپاؤنڈ میں وسیع پیمانہ پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن بمبئی کے ناگہانی فسادات اور ہنگامی و اتفاقی صورتِ حال کے پیشِ نظر ہم اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ تاہم مشن ہاؤس کے اندرونی ہال میں ہی ٹھیک پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب بی اے یہ جلسہ پوری شان، شوکت اور وقار کے ساتھ منعقد ہوا جس میں جماعت کے تقریباً تمام احباب اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بکثرت شریک ہوئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جلسہ کی کارروائی مکرم خواجہ محمد معین الدین صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم محمد عبد الکریم صاحب کی نظم "محمود کی آمین" کے ساتھ شروع ہوئی۔ ازاں بعد مکرم صدر صاحب نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے اس مبارک دن کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کی۔ دوسری تقریر مکرم پی عبد الحمید صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا پس منظر" کے موضوع پر کی۔ موصوف نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرنے کے بعد اس پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم محمد عبد الکریم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ ایک علامت "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف علمی کارناموں پر بہترین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی چوتھی تقریر مکرم انوار احمد صاحب بی اے کی "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" کے عنوان پر ہوئی۔ عزیز موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت المصلح الموعودؓ کے متعدد عظیم الشان کارہائے نمایاں کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد مکرم خواجہ محمد معین الدین صاحب نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کے عنوان پر نہایت سلجھے ہوئے اور دلنشیں انداز میں تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم عبد الکریم صاحب نے سیدنا حضرت فضلِ عمر کی مدح میں نہایت خوش الحانی سے ایک نظم پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم بشیر محمد خان صاحب بی اے نے حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے مختلف ادوار کا ذکر فرماتے ہوئے آپ کے چند عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی۔ خصوصاً خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی حالات کو تفصیل سے بیان کیا۔ اس کے بعد عزیز داؤد احمد نے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ بعض علامات کا ایک سرسری جائزہ لیتے ہوئے ان علامات کو حضرت مصلح موعود کی ذاتِ اقدس پر چسپاں کیا۔ بعدہٗ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی نے انتخاب خلافتِ ثانیہ کے چشم دید حالات کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان روحانی اور علمی انقلاب کا ذکر کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ سابقہ کتب میں حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق بیان فرمودہ پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے خاکسار نے مختلف پہلوؤں سے ثابت کیا کہ پیشگوئی حضرت مصلح موعود میں بیان فرمودہ دو علامات یعنی "وہ حق کو دیا کرنے والا ہوگا" اور "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" کس طرح حضور پُرنور کے وجود باجود میں جلوہ گر ہوئیں۔ اپنی تقریر کے آخر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کو جاری و ساری رکھنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ کی اہمیت اور اس کے وعدہ جات کو ماہِ جولائی ۱۹۶۹ء تک مکمل طور پر ادا کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ بالآخر مکرم صدر صاحب کے مختصر خطاب اور دعا کے بعد یہ بابرکت اور پُروقار تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی

خاکسار محمد عمر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

### جماعت احمدیہ جمشید پور

۲۰ تبلیغ (فروری) کو چونکہ احباب جمع نہ ہو سکتے تھے لہٰذا ۲۳ تبلیغ بروز اتوار بعد نماز مغرب جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم جناب محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر صوبہ بہار نے سر انجام دیئے۔ جلسہ کی کارروائی عزیزم خورشید احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم سید ہمام الدین صاحب کی نظم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد مکرم محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہر دور میں خدا تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین کا ابتداء میں تمسخر و استہزاء ہوا کرتا ہے مگر آخر کار خدائی وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور ان کی قائم کردہ جماعتیں ہی کامیاب و کامران ہوتی ہیں۔ اس اعتبار سے پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ ایک ایک علامت کا حضرت المصلح الموعودؓ کے وجود باجود میں علی وجہ البصیرت پورا ہونا بھی امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے اور آپ کے اپنے مشن میں کامیاب ہونے پر زندہ اور روشن ثبوت ہے۔ دوسری تقریر اس عاجز کی تھی۔ خاکسار نے مختلف تاریخوں کا حوالہ دیتے ہوئے اس مبارک دن کی اہمیت و عظمت پر مفصل روشنی ڈالی۔ تقریر کے دوران میں پیشگوئی مصلح موعود کا مکمل متن پڑھ کر خاکسار نے حضرت مصلح موعود کے چیدہ چیدہ کارناموں کا مختصراً ذکر کیا۔ اور احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت المصلح الموعودؓ کے تئیں ہمارا احترام اور پیار تب ہی پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتا ہے جب ہم آپ کی جاری فرمودہ تحریکات پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوں۔ آخری تقریر مکرم جناب پراونشل امیر صاحب نے کی اپنی اختتامی تقریر میں صدر موصوف نے احباب جماعت کو تقوٰے کی راہوں پر گامزن ہونے، باہمی تعلقات کو پختہ کرنے، اور ان جلیل القدر اور بزرگ ہستیوں کے اسوہ کی بہترین رنگ میں اقتداء کرنے کی تلقین فرمائی جن کے کارناموں کو زندہ و تابندہ رکھنے کیلئے ہم اس قسم کی تقاریب عمل میں لاتے رہتے ہیں۔ آخر میں صدر محترم نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ اجلاس برخاست ہوا

خاکسار عبد المجید
سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

### جماعت احمدیہ سونگڑہ اڑلیسہ

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سونگڑہ کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی مکرم سید عقیل احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید شریف احمد صاحب کی نظم سے آغاز پذیر ہوئی۔ ازاں بعد عزیزم سید شفیع الباری نے جلسہ کی غرض و غایت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر خاکسار نے "حضرت المصلح الموعودؓ کی سوانح حیات اور آپ کے کارنامے" کے موضوع پر کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سید محمد احمد صاحب صدر جلسہ نے ایک برجستہ اور پُرجوش تقریر فرمائی۔ آخر میں اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی کثیر تعداد میں جلسہ میں شرکت کی

خاکسار سید فضل عمر کٹکی
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سونگڑہ

### لجنہ اماء اللہ شیموگہ

لجنہ اماء اللہ شیموگہ کے زیر اہتمام مکرم سید مدار صاحب صدر جماعت احمدیہ کی رہائش گاہ پر مورخہ ۲۰ تبلیغ کو جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ کی تلاوت قرآن پاک اور محترمہ رشیدہ سلطانہ صاحبہ کی نظم کے ساتھ عمل میں آیا۔ بعد ازاں محترمہ ملقیس بیگم صاحبہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ عشرت النساء بیگم صاحبہ۔ خاکسارہ اور عزیزہ سیدہ بدر النساء بیگم صاحبہ نے علی الترتیب "حضرت المصلح الموعود کا ایک پُر عظمت کارنامہ"۔ "حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ چند ضروری نصائح"۔ "حضرت مصلح موعود سے متعلق چند ایمان افروز واقعات" "حضرت فضلِ عمر کی سیرت طیبہ" اور "سورۃ فاتحہ کا ترجمہ و مطلب" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں دورانِ جلسہ میں عزیزہ سیدہ شمس النساء بیگم صاحبہ۔ محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ۔ خاکسار اور پروین بیگم صاحبہ نے متعدد نظمیں پڑھ کر سامعات کو محظوظ کیا۔ آخر میں سلام پڑھا گیا اور بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی

خاکسار خورشید بیگم
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ

### جماعت احمدیہ باڑی پورہ کشمیر

مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہجری شمسی بروز جمعرات زیر صدارت مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ باڑی پورہ کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ محترم ابدالی صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور خاکسار کی نظم کے بعد مکرم عبد المجید صاحب میر نے حضرت المصلح الموعودؓ کی سیرت و سوانح کے مختلف اہم پہلوؤں پر بصراحت روشنی ڈالتے ہوئے اسلام و احمدیت کے تئیں حضور کی بے مثال خدمات اور قربانیوں کا ذکر کیا ازاں بعد عزیزم محمد سلیم صاحب زاہد، عزیزم عبد الرشید صاحب اور عزیزم شمس الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی چند نظمیں پڑھیں بعدہٗ خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا

یوم مصلح موعود

کہ ابتدائے آفرینش سے ہی خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانیت کی تعمیر و تخلیق کا ہے۔ اسی مقصد کے لئے شروع سے اب تک خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور ہر دور میں اس غرض کو حسب استطاعت پورا کرتے رہے ہیں بالآخر جب انسانیت ذہنی ارتقاء کے عروج کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت سرور کائنات جیسا مکمل اور اتم نبی مبعوث فرمایا جن کے مشن کی تکمیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی اور اخیر میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بتمام و کمال اپنے ۵۲ سالہ مبارک عہد خلافت میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک کام کو اپنی انتھک اور مسلسل مساعی کے ذریعہ چار چاند لگا دیئے اور اس طرح آپ پیشگوئی مصلح موعود میں بیان فرمودہ ایک ایک علامت کے بدرجہ اولیٰ مصداق ٹھہرے آخر میں صدر موصوف نے چند اہم امور کی طرف احباب کو متوجہ کیا۔ موصوف بضعیف العمر اور کمزور ہو چکے ہیں احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ صدارتی تقریر کے بعد عزیزم مظہر احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی زندگی سے متعلق چند ایمان افروز اور اہم اقتباسات پڑھ کر سنائے جو پسند کئے گئے بعد دعا ہمارا یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

خاکسار غلام نبی ناظر

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ

## جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر

زیر صدارت خواجہ عبد السبحان صاحب صدر جماعت احمدیہ رشی نگر بعد نماز مغرب جلسہ یوم مصلح موعود کے انعقاد کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم حبیب اللہ صاحب گنائی کی تلاوت قرآن مجید اور خاکسار کی نظم کے بعد عزیز رفیق احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس پیشگوئی کے کمال طریق پورا ہونے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت عہد خلافت میں جماعتی تنظیم و استحکام کو بالتفصیل بیان کیا۔ بعدہ ازاں عزیز عبد الحی صاحب گنائی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی دنیائے اسلام کی زبوں حالی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے تبلیغی کارناموں کا ذکر کیا (اور بتایا) کہ کس طرح حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" خلافت ثانیہ کے ذریعہ روز روشن کی طرح پورا ہوا۔ بعدہ محترم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے موجودہ زمانہ کے ابراہیم اور اس کے لخت جگر اسماعیل کی مبارک زندگیوں کے متعدد واقعات اور حالات کو ابراہیمی اور اسماعیلی دور سے مطابقت دی۔ اس ضمن میں موصوف نے متعدد روح پرور واقعات بیان کئے۔ جنہیں سامعین نے پسند کیا۔ آخر میں صدر محترم نے تمام حاضرین کو باعمل زندگی گزارنے اور نیک عملی نمونہ قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعد دعا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ مردوں کے علاوہ مستورات نے بھی بر رعایت پردہ اس جلسہ سے بہتر رنگ میں استفادہ کیا۔

خاکسار ماسٹر عبد السلام لون

سیکرٹری تعلیم و تربیت رشی نگر

## جماعت احمدیہ آسنور کشمیر

مرکز کی زیر ہدایت ۲۰ فروری سے ہی جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کئے جانے کے لئے تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ دور و نزدیک کے دیہات میں اشتہارات اور جلوسوں کی صورت میں جلسہ کا اعلان کیا گیا اور مجلس اطفال الاحمدیہ نے اپنے مربی مکرم عبد المنان صاحب نائک کی سرکردگی میں وقار عمل کیا۔ مورخہ ۲۰ ر تبلیغ کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مکرم سید محمد یاسین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آسنور جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد احمدیہ سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ مکرم عبد القادر بیگ صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم عبد الکریم صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے سیرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عنوان پر پہلی تقریر کی جس میں حضور کی مبارک زندگی پر متعدد واقعات و جہات سے سیر حاصل بحث کی

ازاں بعد عزیزم الطاف حسین صاحب نیاز نے محمود کی آمین کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر نصرت اللہ صاحب لون قائد خدام الاحمدیہ نے "حضرت مصلح موعود کے تعلیمی و تربیتی کارنامے" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم عبد المنان صاحب مربی اطفال نے "ہدیہ شوق" کے عنوان سے ایک نظم پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ محمد یوسف ڈار نے "حضرت عمر اور حضرت فضل عمر میں مماثلت" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزم محمد الیاس صاحب لون نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ آسنور نے "الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں حضرت المصلح الموعود کا ظہور" کے عنوان پر ایک بصیرت افروز تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ بعدہ مکرم عبد الوہاب صاحب نے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی مکرم عبد الغنی صاحب ڈار نے ایک کشمیری نظم خوش الحانی سے پڑھی آخر میں صاحب صدر نے مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا

خاکسار سعید احمد ڈار

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آسنور

## جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

احمدیہ جامع مسجد کے بسیتی کپاڑ ندر میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم محمد بشیر الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم مجیب الرحمٰن صاحب کی نظم کے ساتھ جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی عبد المالک صاحب شاکر نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر کے عنوان سے کی۔ انہوں نے پیشگوئی میں بیان فرمودہ متعدد علامات سے ثابت کیا کہ فی الحقیقت ان کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہی کی ذات ہے۔ دوسری تقریر مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے زیر عنوان "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ کے متعدد تبلیغی کارنامے بیان کئے۔ تیسری تقریر محترم مکرم علی صاحب نے "بزرگان سلف اور پیشگوئی مصلح موعود" کے عنوان پر کی۔ جس میں حضرت نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگان امت کے حوالوں سے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی صداقت کو بیان کیا۔ آخر میں خاکسار نے بعنوان "وہ مسیحی نفس ہوگا" تقریر کی جس میں متعدد امور میں حضرت مصلح موعود اور حضرت ابن مریم کے مابین پائی جانے والی مشابہتوں کا ذکر کیا یہ اجلاس رات کے تقریباً دس بجے تک جاری رہا۔ آخر میں اجتماعی دعا ہوئی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ مستورات کے لئے مناسب پردہ کا انتظام تھا۔

خاکسار سید محمد موسیٰ

مبلغ سلسلہ احمدیہ کیرنگ

## جماعت احمدیہ سکندر آباد

زیر صدارت محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سکندر آباد بعد نماز مغرب و عشاء دار الانوار میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم محمد حنیف صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مسیح الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیزم مکرم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پس منظر کے عنوان سے تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا" کے زیر عنوان ایک مدلل تقریر فرمائی۔ تیسری تقریر محترم مولوی سراج الحق صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود اللہ تعالیٰ کی خدائی شہادت کی روشنی میں" کے موضوع پر کی۔ آخر میں صدر محترم نے مقررین کی تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا یہ تقریب برخاست ہوئی۔ اگلے روز خطبہ جمعہ میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا دوسرا پہلو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ کے تاقیامت سرسبز رہنے سے متعلق ہے۔ پر مفصل روشنی ڈالی۔ اور خلافت ثالثہ کے گزشتہ مختصر سے دور میں جماعت کو ملنے والی ترقیات کا ذکر کیا۔

خاکسار علی محمد الہ دین

سیکرٹری تعلیم و تربیت سکندر آباد

## جماعت احمدیہ کلکتہ

مورخہ ۲۳ ر تبلیغ کو دس بجے صبح مسجد احمدیہ میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ مکرم مولوی حافظ بلال محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تمام سامعین نے کھڑے ہو کر عہد دوہرایا۔ اس جلسہ میں مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم اے نائب امیر سید مسعود احمد صاحب کٹکی مکرم منیر احمد صاحب بانی آڈیٹر اور حافظ بلال محمد صاحب نے اردو میں مکرم روشن علی صاحب، مکرم ماسٹر شرف علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ اور نذر الاسلام صاحب نے بنگالی میں تقاریر کیں۔ تمام مقررین نے پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوران اجلاس میں مکرم نذیر احمد صاحب بانی تحمد اور رئیس خان صاحب اور عزیزم رفیق احمد امینی نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت کو واضح کیا اجتماعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار شریف احمد امینی

انچارج مبلغ کلکتہ

## جماعت احمدیہ شاہجہانپور

بتاریخ ۱۸ ر تبلیغ بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم قریشی محمد عقیل صاحب جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ مکرم منشی کلیم الدین صاحب کی تلاوت اور عزیزہ شاہدہ نسیم کی نظم کے بعد مکرم قریشی محمد صادق صاحب۔ عزیز راشد محمود خاں صاحب۔ عزیز محمد شاہد سلمہ اور عزیز نصرت علی خاں نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اور حضور رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا

خاکسار محمد عابد قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہانپور

## جماعت احمدیہ تیماپور

مورخہ ۲۰ ر تبلیغ کو زیر صدارت مکرم نور الدین صاحب باقر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ مکرم احمد حسین صاحب بیجاپوری وکیل نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا۔ محمود احمد صاحب متعلم نے "ظہور مصلح موعود کی ضرورت" بعد عبد الرشید صاحب نے "شان مصلح موعود" اور مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نے "پیشگوئی کا پس منظر" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ مظفر احمد صاحب نے حاضرین کی چائے سے تواضع کی بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار محمد عبد اللہ قریشی قائد خدام الاحمدیہ تیماپور

# وصولی وعدہ جات چندہ وقفِ جدید

## بابت ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء

ایسے احباب جنہوں نے وقفِ جدید کے بارہویں سال کے وعدوں کے ساتھ ساتھ ادائیگی بھی کردی ہے اُن کے اسماء کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ ملاحظہ و دُعا ارسال کرنے کے ساتھ ساتھ اخبار بدر میں بھی شائع کی جا رہی ہے۔ قارئینِ کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور مزید خدمتِ دین کی برابر توفیق بخشے آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

| | | |
|---|---|---|
| مکرم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بمع عزیزان | قادیان | ۲۵-۵۰ |
| " امیر علی صاحب | | ۶-۰۰ |
| " محمد یوسف صاحب گجراتی ڈرائیور | قادیان | ۶-۶۵ |
| " بھائی اللہ دین صاحب | " | ۱۲-۶۵ |
| " عبیدالرحمٰن صاحب فانی | | ۶-۰۰ |
| " حامد احمد صاحب | | ۷-۰۰ |
| " بابا نور محمد صاحب | قادیان | ۶-۰۷ |
| " عطاء اللہ خان صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " چوہدری محمود احمد صاحب مبشر بمع بچگان | " | ۱۰-۳۵ |
| " گیانی بشیر احمد صاحب بی اے مع اہلیہ صاحبہ | " | ۱۲-۰۰ |
| " قریشی فضل حق صاحب بمع بچگان | " | ۱۱-۰۰ |
| " ڈاکٹر غلام ربانی صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " محمد شفیع صاحب دکاندار | " | ۷-۵۰ |
| " ذوالفقار احمد صاحب | " | ۶-۱۰ |
| " مستری محمد دین صاحب | " | ۶-۰۵ |
| " عبدالمجید صاحب آڑھتی | " | ۶-۲۵ |
| محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ | " | ۲۵-۰۰ |
| " صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب | " | ۳۱-۰۰ |
| " معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم بدرالدین صاحب عامل | " | ۱۳-۳۷ |
| " نذیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحب سندھی | " | ۲۶-۶۲ |
| " رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب | " | ۱۵-۰۰ |
| " مطلوبہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب دکاندار | " | ۷-۷۵ |
| " سہیلہ محبوب صاحبہ | | ۱۰-۰۰ |
| صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب | " | ۱۲-۰۰ |
| صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ | " | ۸-۰۰ |
| " امۃ الکریم کوکب صاحبہ | " | ۷-۰۰ |
| " امۃ الرؤف صاحبہ | " | ۶-۰۰ |

| | | |
|---|---|---|
| اہلیہ محترم بشیر احمد صاحب مُعلّم وقفِ جدید اُدے پور کٹیا | | ۶-۰۰ |
| مکرم سعید احمد صاحب ڈار | آسنور | ۶-۰۰ |
| " نثار احمد صاحب ڈار | " | ۶-۰۰ |
| " لعل دین صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " رمضان نایک صاحب از بچگان | " | ۶-۰۰ |
| " عبدالقیوم صاحب نایک | " | ۶-۰۰ |
| " ظفر اللہ صاحب و عقیلہ صاحبہ ولد محمد یوسف صاحب ڈار | " | ۶-۰۰ |
| " سید منقلب الدین صاحب | " | ۴-۰۰ |
| " عبدالواحد صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " قدرہ نایک صاحب | " | ۳-۵۰ |
| " عبدالرحمٰن صاحب ابن جمال احمد صاحب | کوریج | ۶-۰۰ |
| " سید انوار احمد صاحب | ادرین | ۷-۰۰ |
| " سید مبشر احمد صاحب | " | ۱۳-۰۰ |
| " پھلواری کے دو انجمنوں کی طرف سے | " | ۲۶-۰۰ |
| بچگان سید فضل عمر صاحب | سونگھڑہ | ۹-۰۰ |
| مکرم شیر علی خان صاحب | سورو | ۶-۰۰ |
| محترمہ نعیمہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شیر علی خان صاحب | " | ۶-۰۰ |
| مکرم سید عبدالقدیر صاحب | کٹک ٹاؤن | ۲۰-۰۰ |
| " احد اللہ صاحب | شوپیاں | ۱۰-۰۰ |
| محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحفیظ صاحب | بھدرواہ | ۵۰-۰۰ |
| مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی | بیج بہاڑہ | ۱۰-۰۰ |
| " ولی محمد صاحب ڈار | " | ۲-۰۰ |
| " الیاس احمد صاحب ابن بشیر احمد صاحب | یاری پورہ | ۶-۰۰ |
| " شیخ فضل حسین صاحب | سرینگر | ۶-۰۰ |
| " کوکب کلیم صاحب | مظفر نگر | ۲-۰۰ |
| " رفیق احمد صاحب | صابع نگر | ۶-۰۰ |
| " اے محمود صاحب | پینگاڈی | ۶-۰۰ |
| " قریشی محمد سلیمان صاحب بمع بچگان | ننگل ڈیم | ۱۲-۰۰ |
| " بشیر احمد صاحب | گاڈھ پور | ۶-۰۰ |
| " محمد یوسف صاحب درویش بمع بچگان | گلبرگہ | ۱۳-۰۰ |
| " پی عبدالرحیم صاحب | کنانور | ۶-۰۰ |

| | | |
|---|---|---|
| محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف احمد الٰہ دین صاحب | سکندرآباد | ۱۲-۰۰ |
| " امۃ الحفیظ منصورہ بیگم بنت یوسف احمد الٰہ دین صاحب | " | ۷-۰۰ |
| مکرم مولوی سراج الحق صاحب | حیدرآباد | ۷-۰۰ |
| محترمہ ناصرہ سراج صاحبہ | " | ۷-۰۰ |
| بچگان سراج الحق صاحب | " | ۷-۰۰ |
| مکرم محمد صادق صاحب | " | ۳-۰۰ |
| " محمد عطاء اللہ صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب الہ دین | " | ۱۳-۵۰ |
| " ڈاکٹر محمود علی خان صاحب | " | ۳۲-۰۰ |
| اہلیہ " " " | " | ۶۰-۰۰ |
| محترمہ عارفہ خانم صاحبہ | " | ۸-۰۰ |
| مکرم طاہر احمد صاحب | " | ۸-۰۰ |
| " جواہر احمد صاحب | " | ۸-۰۰ |
| محترمہ بدر خانم صاحبہ | " | ۸-۰۰ |
| مکرم کلیم احمد صاحب ابن ایم اے حلیم صاحب | دیودرگ | ۶-۰۰ |
| " برکات احمد صاحب " " " | " | ۶-۰۰ |
| " طاہر احمد منور صاحب " " " | " | ۶-۰۰ |
| بچگان و اہلیہ سید خلیل احمد صاحب | سکندرآباد | ۲۶-۰۰ |
| مکرم حکیم عبدالعلی صاحب کشمیری | [illegible] | ۷-۰۰ |
| " عبدالرشید صاحب گلبرگہ | " | ۱۲-۰۰ |
| " ابن حامد صاحب | کنانور | ۶-۰۰ |
| " ای ناصر احمد صاحب ابن کے سی محی الدین صاحب کنجی | " | ۳۶-۰۰ |
| " ای رفیق احمد صاحب " " | " | ۱۱-۰۰ |
| " کے سی محی الدین صاحب کنجی | " | ۲۵-۰۰ |
| " پی عبدالحمید صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " ٹی نثار احمد وسیم احمد سعید صاحب | " | ۳-۰۰ |
| " ٹی کے کویا موکتی صاحب | کرڈیا تور | ۱۰-۰۰ |
| " ایم محمود صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " ٹی کے حسین صاحب | " | ۶-۵۰ |
| " اے کے حسن صاحب | " | ۶-۰۰ |
| اے کے ساجدہ اور دو بہنیں | " | ۶-۰۰ |
| ٹی کے زبیدہ صاحبہ | | ۴-۰۰ |
| مکرم محمد رمضان صاحب گنائی | رشی نگر | ۱-۰۰ |
| " عبدالغنی صاحب | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالغفار صاحب گنائی | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالعلی صاحب لون | " | ۳-۰۰ |
| " عبدالغنی صاحب آہنگر | " | ۱-۰۰ |
| " غلام رسول صاحب نایک | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالسبحان صاحب گنائی | " | ۲-۰۰ |
| " ولی محمد صاحب پڈر | " | ۱-۰۰ |
| " امیر الدین صاحب گنائی | " | ۱-۰۰ |
| " محمد عبداللہ صاحب میر | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالسلام صاحب گنائی قادر | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالغنی صاحب شیخ | " | ۱-۰۰ |
| " غلام رسول صاحب گنائی | " | ۱-۰۰ |
| " محمد رمضان صاحب گنائی | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالسلام صاحب گنائی واعظ | " | ۱-۰۰ |
| " ماسٹر غلام رسول صاحب بٹ | " | ۲-۰۰ |
| " محمد عبداللہ صاحب بٹ | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالرحمٰن صاحب گنائی خالق | " | ۲-۰۰ |

| | | |
|---|---|---|
| مکرم حبیب اللہ صاحب پڈر | رشی نگر | ۳-۰۰ |
| " عبدالرحمٰن صاحب پڈر احمد | " | ۲-۰۰ |
| " محمد عبداللہ صاحب گنائی واعظ | " | ۱-۰۰ |
| " محمد یعقوب صاحب میر | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالعزیز صاحب میر | " | ۱-۰۰ |
| " حبیب اللہ صاحب گنائی | " | ۱-۰۰ |
| " محمد ایوب صاحب گنائی تمیر | " | ۴-۰۰ |
| " عبدالحی صاحب گنائی | " | ۱-۰۰ |
| " غلام رسول صاحب گنائی احد | " | ۲-۰۰ |
| " محمد رفیق صاحب گنائی ٹیلہ | " | ۲-۰۰ |
| " ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتیو | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالغفار صاحب گنائی محمد | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالرحمٰن صاحب گنائی مجاہد | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالرشید صاحب مہر | " | ۲-۰۰ |
| " غلام رسول صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " محمد ایوب صاحب گنائی واعظ | " | ۱-۰۰ |
| " غلام محی الدین صاحب گنائی رمضان | " | ۱-۰۰ |
| " عبداللہ صاحب گنائی نمبردار | " | ۱-۰۰ |
| " ثناء اللہ صاحب شیر | " | ۱-۰۰ |
| " غلام محمد صاحب گنائی | " | ۲-۰۰ |
| " ولی محمد صاحب بٹ | " | ۱-۰۰ |
| " غلام رسول صاحب میر | " | ۲-۰۰ |
| " محمد صدیق صاحب شیخ | " | ۳-۰۰ |
| " غلام احمد صاحب پڈر | " | ۱-۰۰ |
| " نذیر احمد صاحب گنائی رحمان | " | ۱-۰۰ |
| " غلام محمد صاحب واعظ | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالقادر صاحب گنائی نمبر | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالغفار صاحب ماگرے | " | ۱-۰۰ |
| " محمد ابراہیم صاحب گنائی نمبردار | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالرحمٰن صاحب لون منور | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالقادر صاحب گنائی علی | " | ۱-۰۰ |
| " عبدالمجید صاحب ککڑک پور | | ۶-۰۰ |
| محترمہ خاتون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمجید صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب | " | ۶-۰۰ |
| " ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب | " | ۳-۰۰ |
| مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب | | ۳-۰۰ |
| " عبدالعزیز صاحب " " | " | ۳-۰۰ |
| " عبداللطیف صاحب " " | " | ۳-۰۰ |
| " عبدالسعید صاحب " " | " | ۲-۰۰ |
| " عبدالصمد صاحب " " | " | ۲-۰۰ |
| محترمہ عذرا بیگم صاحبہ بنت " " | " | ۲-۰۰ |

### دیودرگ کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ دیودرگ کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۹ / امان (اپریل) ۱۳۴۸ ہش بروز چہارشنبہ منعقد ہو رہا ہے۔ احباب سے بکثرت شمولیت کرنے کی درخواست ہے۔ خاکسار
محمد عبدالغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیودرگ

**ولادت:-** اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۰/۱۱ امان کی درمیانی شب کو بچی عطا فرمائی ہے احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو درازی عمر سے نوازے اور نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے آمین۔ خاکسار
محمد سعید انور (موترھا)

# مالی سال ختم ہونے میں اب دو ماہ سے بھی کم وقت باقی ہے

موجودہ مالی سال کے دس ماہ گذر چکے ہیں اور اب اس کے ختم ہونے میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے عرصہ دس ماہ کے متوقع چندہ جات اور اس کے مقابل پر اصل وصولی کا جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی نسبتی لحاظ سے کم ہوتی ہے۔ اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی ازحد غیر تسلی بخش ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خاص توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جملہ ایسی جماعتوں کے نام نسبتی بجٹ اصل وصولی اور بقایا کی پوزیشن کی اطلاع نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائی جاچکی ہے۔

جماعتوں کے صدر صاحبان اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ چندہ جات کی کمی کو پورا کرنے کی طرف خاص توجہ سے کوشش کریں اور مرکز سلسلہ سے تعاون فرمائیں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں

حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تم دو چیزوں سے محبت نہیں کرسکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ جو خدا سے محبت کرے۔ اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کو چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

نیز حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔"

جن جماعتوں میں مبلغین صاحبان مقیم ہیں اُن کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کی وصولی کو صد فیصدی بنانے کی پوری کوشش فرمائیں اور جو دوست سست اور بقایا دار ہوں اُن کو سلسلہ کی مالی ضروریات اور اُن کی ذمہ داریوں کی طرف مؤثر رنگ میں توجہ دلا کر اصلاح کی کوشش کی جائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو کما حقہٗ اپنی مالی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

# یومِ مسیح موعودؑ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ مورخہ ۲۳ر امان ۱۳۴۸ہش مطابق ۲۳ر مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار یومِ مسیح موعودؑ ہے۔ لہٰذا تمام جماعتوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس مبارک تقریب کو اس دن کے شایانِ شان منائیں۔ جماعتیں پبلک جلسوں کا انتظام کریں۔ غیر مسلموں اور دیگر مسلمانوں کو ان میں شمولیت کی دعوت دیں اور ان کو مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غایت۔ صداقت اور قبولیت کے بارے میں تفصیلی طور پر احسن رنگ میں سمجھائیں۔ تقاریر کا انتظام بھی عمدہ طریق پر کریں اور ان جلسوں کی کارگذاری کی رپورٹیں بغرض اطلاع و اشاعت نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

امید ہے کہ جماعتیں اعلیٰ پیمانہ پر جلسوں کا انعقاد کریں گی۔ انشاء اللہ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# ضروری اعلان

اخبار اسٹیٹسمین کلکتہ کی ۲۶ر جنوری کی اشاعت میں مسٹر ٹوئن بی کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ گرامی میں غیر مناسب ریمارکس دئے تھے۔ اس کا ایک جواب احمدیہ مسلم مشن کلکتہ کی طرف سے کتابی شکل میں دیا گیا ہے جس کا عنوان ہے:

"Muhammad The Most Succesful Prophet."

اس رسالہ کا دوسرا ایڈیشن عنقریب شائع ہوگا۔ اگر کوئی دوست کوئی نیا حوالہ اور کسی مستشرق کا قول مع ریفرنس بھجوا دیں تو ممنون ہوں گا۔ تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کو شامل کیا جاسکے۔

خاکسار: شریف احمد امینی۔ احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک اسٹریٹ۔ کلکتہ ۱۷

# دورہ انسپکٹر تحریک جدید

اڑیسہ کے موجودہ حالات کی وجہ سے وہاں کا دورہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید ملتوی کیا گیا ہے۔ اب انسپکٹر صاحب کلکتہ اور مغربی بنگال کی جماعتوں کے بعد صوبہ بہار کی جماعتوں کا دورہ کریں گے اور ہر جماعت کو اپنے پروگرام سے خود مطلع کردیں گے۔ انشاء اللہ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان


ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبر: 23—1652, 23—5222 تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"



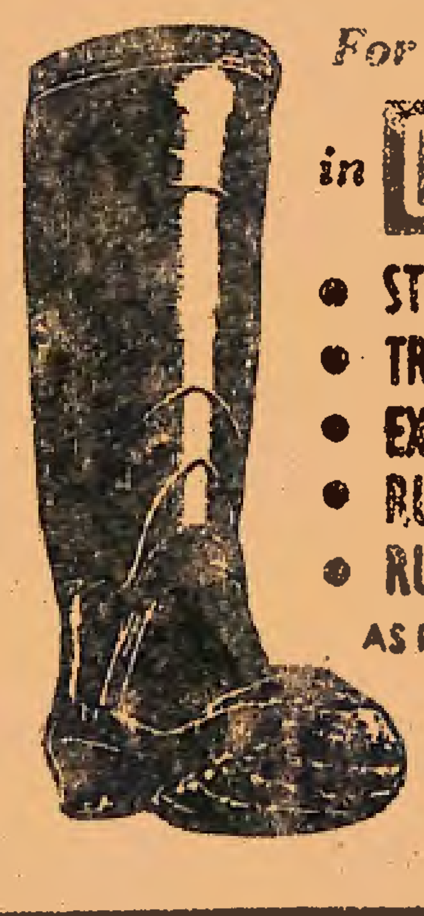

For all your requirements in GUMBOOTS

- STRAIGHT HOSES
- TROLLY WHEELS
- EXTRUDED RUBBER SECTIONS
- RUBBER MOULDED GOODS
- RUBBERISED ROLLERS

AS PER CUSTOMER'S SPECIFICATION

PHONE: 24-3272

GLOBE RUBBER INDUSTRIES

19, PRASHUNAM SIRCAR LANE, CALCUTTA-13


# اداریہ ..... بقیہ صفحہ ۲

کی طرف توجہ دینا بے حد ضروری ہے۔ اسی طرح سب احمدی بھائیوں کی اپنے اپنے دائرہ عمل کے لحاظ سے اولاد کی تربیت کرنے کے نتیجہ میں احمدی معاشرہ آنے والی اچھی نسل پیدا کرنے اور اچھے وارث بنانے میں کامیاب ہوگا اور ایسے ہی افراد اچھے شہری ہوں گے اور عام دُنیا کی نگاہ میں بھی قابلِ قدر ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ہماری نئی پود کو ایسا ہی بنائے آمین۔